

فتاوی رشیدیہ

دار الکتاب دیوبند

فتاوی رضویہ

رضا فاؤنڈیشن



غلامانِ سرکار اعلی حضرت رحمة الله علیه



Fatawa razviya Jild 9 pg 542

رسالہ

جَمَلُ النّور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور [۱۳۳۹ھ]

(نور کے جملے، عورتوں کو زیارت قبور سے روکنے کے بارے میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ط

مسئلہ ۱۸۱: مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب مدرس اول مدرسہ قادریہ احمد آباد گجرات محلہ جمال پور　۲۸ صفر ۱۳۳۹ھ

مولانا موصوف نے ایک رجسٹری بھیجی جس میں بحرالرائق و صحیح المسائل مولانا فضل رسول صاحب رحمہ اللہ علیہ کے حوالے سے عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کو جانے کی اجازت پر زور دیا گیا تھا، ان کو یہ جواب بھیجا گیا۔

الجواب:

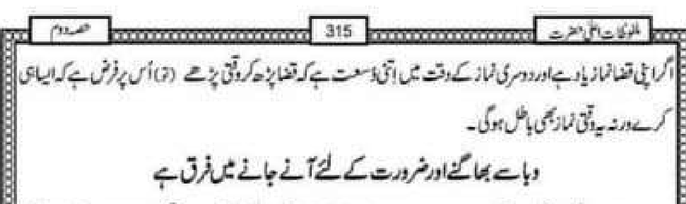
مولانا المکرم مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب زید کرمہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کی دو رجسٹریاں آئیں، تین مہینے سے زائد ہوئے کہ میری آنکھ اچھی نہیں تھی،، میری رائے اس مسئلہ میں خلاف پر ہے، مدت ہوئی اس بارے میں میرا فتوٰی تحفہ حنفیہ میں چھپ چکا، میں اس رخصت کو جو بحرالرائق میں لکھی ہے مان کر نظر بحالات نساء سوائے حاضری روضہ انور کہ واجب یا قریب بواجب ہے۔ مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیہ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہر گز پسند نہیں کرتا، خصوصا اس طوفان بے تمیزی رقص ومزامیر وسرود



ORATO KA MAZAR PAR JANA GUNAH



Malfoozat e Aala Hazrat | Pg | 315



اگر اپنی قضا نماز یاد ہے اور دوسری نماز کے وقت میں اتنی وسعت ہے کہ قضا پڑھ کر وقتی پڑھے (تو) اُس پر فرض ہے کہ ایسا ہی کرے ورنہ یہ وقتی نماز بھی باطل ہوگی۔

وبا سے بھاگنے اور ضرورت کے لئے آنے جانے میں فرق ہے

عرض : اگر وبائی بیماری کی وجہ سے سب ہمسائے مکان چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں اور کسی حاملہ عورت کے ایامِ حمل پورے ہو چکے ہوں تو اس کا شوہر بہ خیالِ تنہائی دوسری جگہ منتقل کر سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد : نیت اگر اس کی یہی ہے (تو) کوئی حرج نہیں۔ وبا سے بھاگنے پر ٹھکانا جہنم میں ہے۔ ویسے اپنی ضرورت کے لئے جانے آنے کی ممانعت نہیں۔

مزامیر کے ساتھ گانا سننے والا

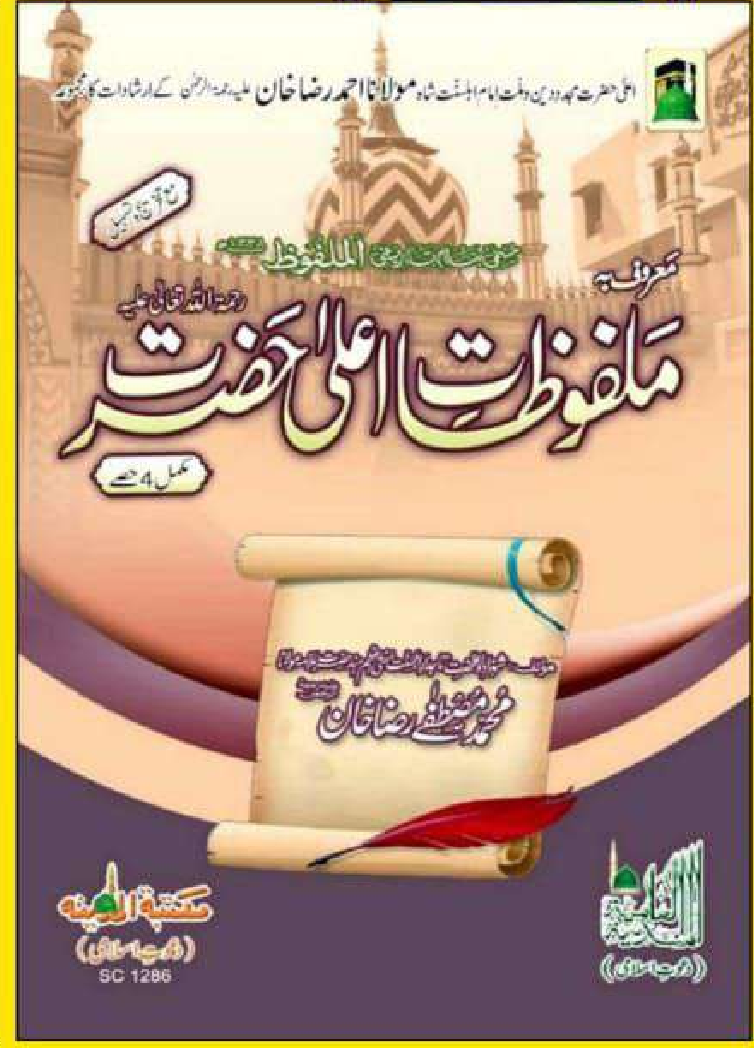
عرض : خاندانِ قادریہ میں جو شخص بیعت ہو اور وہ مرتکب ہو مزامیر کے ساتھ گانا سننے کا۔

ارشاد : فاسق ہے۔

مَزارات پر عورتوں کا جانا

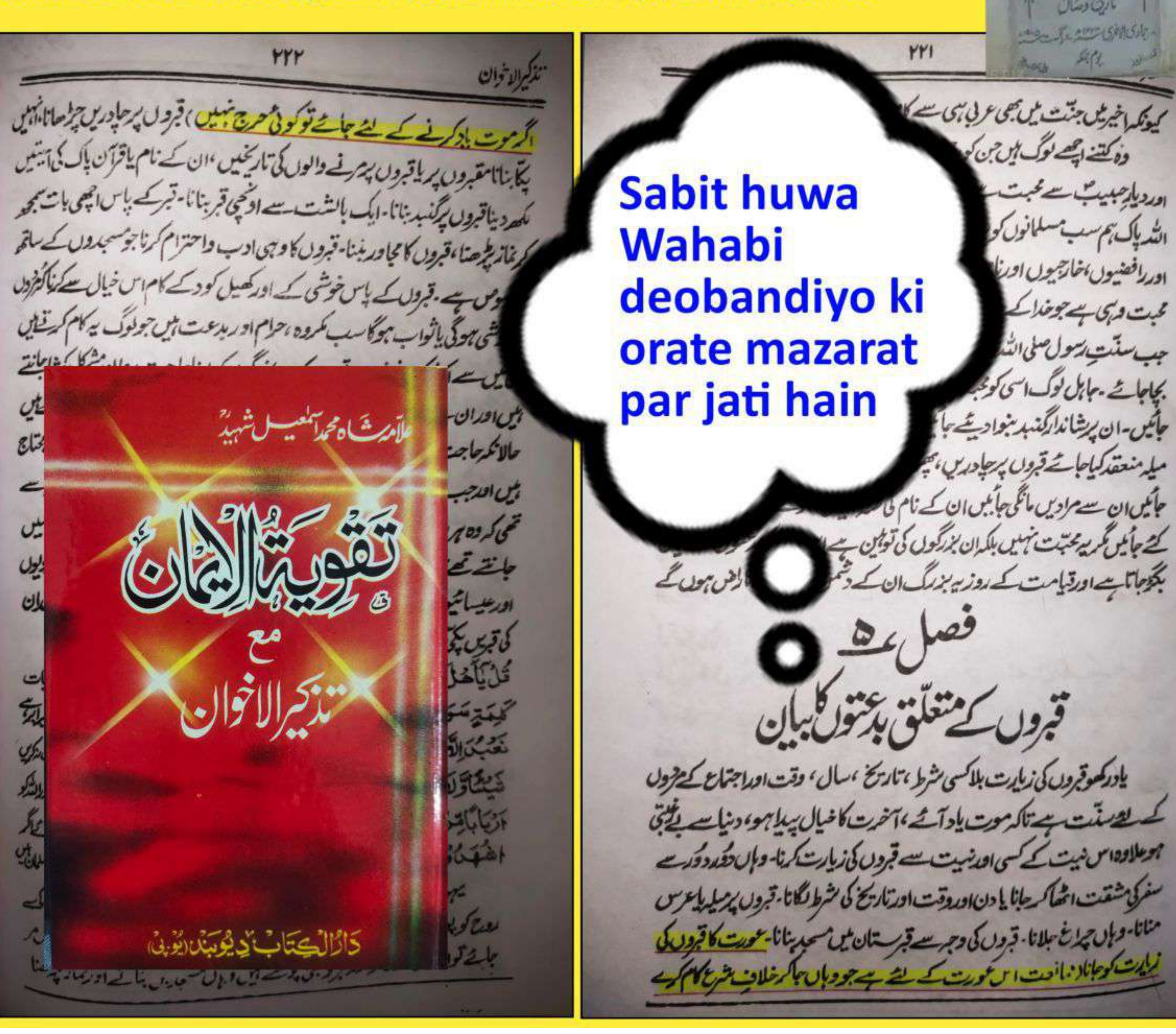
عرض : حضور اجمیر شریف میں خواجہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مزار پر عورتوں کا جانا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد : غنیہ میں ہے: ''یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے **اللہ** (عزوجل) کی طرف سے اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے۔ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔'' (غنیۃ المستملی، فصل فی الجنائز، ص ۵۹۴) سوائے روضۂ انور (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں وہاں کی حاضری البتہ سُنّتِ جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآنِ عظیم نے اسے مغفرتِ ذُنوب (یعنی گناہوں کی بخشش) کا تریاق بتایا:



ORAT KA QABRO (MAZARO) KI ZIYARAT KO JANA JAYEZ HAI

Oraton ka Qabro ki ziyarat ko Jana mumaniat us orat ke liye hai Jo waha jakar khilafe shara Kam kare Agar mot yad karne ke liye Jaye to koi harj nahie



اگر موت یاد کرنے کے لیے جائے تو کوئی حرج نہیں) قبروں پر چادریں چڑھانا، انہیں
پکا بنانا مقبروں پر یا قبروں پر مرنے والوں کی تاریخیں، ان کے نام یا قرآن پاک کی آیتیں
لکھ دینا قبروں پر گنبد بنانا۔ ایک بالشت سے اونچی قبر بنانا۔ قبر کے پاس اچھی بات سمجھ
کر نماز پڑھنا، قبروں کا مجاور بننا۔ قبروں کا وہی ادب و احترام کرنا جو مسجدوں کے ساتھ
…وص ہے۔ قبروں کے پاس خوشی کے اور کھیل کود کے کام اس خیال سے کرنا کہ مردوں
…شی ہوگی یا ثواب ہوگا سب مکروہ، حرام اور بدعت ہیں جو لوگ یہ کام کرتے ہیں

فصل ۵

قبروں کے متعلق بدعتوں کا بیان

یاد رکھو قبروں کی زیارت بلا کسی شرط، تاریخ، سال، وقت اور اجتماع کے مردوں کے لیے سنت ہے تاکہ موت یاد آئے، آخرت کا خیال پیدا ہو، دنیا سے بے رغبتی ہو علاوہ اس نیت کے کسی اور نیت سے قبروں کی زیارت کرنا۔ وہاں دور دور سے سفر کی مشقت اٹھا کر جانا یا دن اور وقت اور تاریخ کی شرط لگانا۔ قبروں پر میلہ یا عرس منانا۔ وہاں چراغ جلانا۔ قبروں کی وجہ سے قبرستان میں مسجد بنانا۔ عورت کا قبروں کی زیارت کو جانا (ممانعت اس عورت کے لئے ہے جو وہاں جاکر خلاف شرع کام کرے

ORAT KA QABR (MAZAR) PAR JANA JAYEZ HAI



Agar fasad na ho to Aksar ulama ke nazdeek jayez hai Harmain me isi par Amal hai



سینہ اور پیٹ کے بال منڈوانا

سوال: سینہ اور پیٹ پر کے بال اور رخساروں کے بال منڈوانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: سینہ اور شکم کے بال منڈانا درست ہیں، اور رخسار کے بال دفع کرنا ترکِ اولی ہے۔

عورتوں کو قبروں پر جانا

سوال: قبور عورات کو جانا محض حرام مگر مکہ شریف اور مدینہ منورہ میں کل زیارات پر عورات جاتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: عورتوں کو قبور پر جانا مختلف فیہ ہے اکثر علماء منع کرتے ہیں بسبب فساد کے اور جو فساد نہ ہو تو اکثر کے نزدیک جائز ہے، حرمین میں اس پر ہی عمل ہے فقط واللہ تعالی اعلم۔

شرعی پردہ

سوال: اگر حجاب شرعی موجب بدگمانی وشر فساد کے نہ ہو سکے، تو ان اجنبیوں سے جو اس کے چچا تایازاد بھائی یا دیور جیٹھ یا بہنوئی ہیں، یا بہنوئی یا جیٹھ ...رزاد بھتیجے وعلی ہذا القیاس اور رشتہ دار ہوں، تو ان سے فقط ستر پر کفایت کرنا ...ز ہے یا نہیں؟

جواب: حجاب شرعی کا ترک کرنا ہر حال میں موجب گناہ ہے، شر وفساد کے ...شہ سے ترک کرنا حجاب کا جائز نہیں ہو سکتا، البتہ چہرہ کا ڈھکنا اگر بوجہ اندیشہ ...ک کر دیا جائے، بشرطیکہ ترک میں فتنہ نہ ہو، تو کچھ حرج نہیں، کیونکہ یہ حجاب بوجہ

مزار مبارک
مولانا رشید احمد گنگوہی
تاریخ وصال
یوم جمعہ

فتاوی رشیدیہ

اب تک کا سب سے زیادہ مکمل اور اضافہ شدہ نسخہ

افاضاتِ مبارکہ

حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی

دار الکتاب دیوبند

MAZARAT KO CHOOMNA SAHI NAHIE

Bosa e Qabr me Ulama ko ikhtelaf hai or Ahwat mana hai

الجواب:

بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے۔ اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔ اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے۔ اور احوط منع ہے۔ خصوصا مزارات طیبہ اولیاء کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکر متصور ہے یہ وہ ہے جس کا فتوٰی عوام کو دیا جاتا ہے۔ اور تحقیق کا مقام دوسرا ہے۔

لکل مقام مقال ولکل مقال رجال ولکل رجال مجال ولکل مجال مآل نسأل اللّٰہ حسن مآل وعندہ علم بحقیقۃ کل حال۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔	ہر جگہ کے لئے ایک مناسب گفتگو ہے اور ہر گفتگو کے لائق کچھ خاص مرد ہیں اور ہر مرد کے لئے کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ اور ہر گنجائش کے لئے ایک انجام ہے لہذا ہم اللہ تعالٰی سے اچھا انجام چاہتے ہیں کیونکہ اسی کے پاس ہر حال کا حقیقی علم ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔(ت)

مسئلہ ۱۵۲: از بنارس محلہ پتر کنڈہ مرسلہ مولوی محمد عبدالحمید صاحب پانی پتی ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

ہمارے سنی حنفی علماء کثرھم اللہ تعالٰی وابقاھم الی یوم الجزاء (اللہ تعالٰی انھیں زیادہ کرے اور روز قیامت تک انھیں باقی رکھے۔ت) اس میں کیا فرماتے ہیں کہ زید سے خالد نے سوال کیا کہ کسی مقبول بارگاہ رب العزت جل جلالہ کی قبر شریف کے طواف کو بعض علماء حرام بلکہ شرک کہتے ہیں اور بعض جائز فرماتے ہیں پس ان میں صحیح قول کس کا ہے۔ زید نے جواب دیا کہ اس زمانہ میں جو لوگ اپنے کو حنفی کہتے ہیں ان میں تین فرقے ہیں:

(۱) اسحاقیہ، شاہ اسحاق کا پیرو۔

(۲) اسمعیلیہ، مولوی اسمعیل دہلوی کا تبیع۔

(۳) سنی حنفی، حضرت مولانا فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ اور حضرت مولانا احمد رضاخاں صاحب بریلوی دام ظلہ کا مطیع۔

پس (۱) اور (۲) کے نزدیک بالاتفاق غیر کعبہ شریف کا طواف مثل سجدہ تحیہ کے ہے لیکن اس کے حکم میں دونوں میں اختلاف ہے پہلے فرقہ کے نزدیک حرام ہے۔ اور دوسرے کے نزدیک شرک چنانچہ مائۃ مسائل اور مسائل اربعین اور تقویۃ الایمان دیکھنے والے پر یہ بات ظاہر ہے۔ حالانکہ بغیر دلیل قطعی کے یہ حرام اور شرک کہنا خود انھیں کے گھر میں آگ لگاتا ہے کہ ان کے بزرگوار شاہ ولی اللہ کو مرتکب حرام اور مشرک بناتا ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب انتباہ میں اس کے کرنے کا حکم کیا اور

(۳) فرقے

22/382



QABR KO CHOOMNA JAYEZ HAI



SHAH ISMAIL SHAHEED OR UNKE NAQID

جواب :- اور آپ میں جو تعارض واقع ہوا ہے یا کتاب وسنت کا ظاہر عقل کے یا مقررات شرعیہ کے خلاف واقع ہوا ہے۔ یا ان دو وجہوں کے سوا کوئی اور وجہ ہو، اس کے رفع بین کرنے کے لیے کتاب وسنت میں تاویل جائز ہے۔ بلکہ واقع ہے۔

چھٹا مسئلہ :- قبروں کو بوسہ دینا شرک اور کفر ہے یا نہیں؟

جواب :- قبروں کو بوسہ دینا، نہ کفر ہے، نہ شرک ہے کیونکہ اس مسئلہ میں فقہا کا اختلاف ہے بعض نے اس منع کیا ہے اور بعض نے جائز کہا ہے۔ جس فعل کے جواز اور عدم جواز میں فقہاء کا اختلاف ہو، اس میں شرک کے احتمال کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ جو شخص شرک میں اور امر شرع میں فرق نہ کر سکے، کلام اس کے اسلام میں ہے۔ بھلا فقہاء تک بات کیا پہنچے۔

اب جب کہ قبر کو بوسہ دینا اختلافی مسائل میں سے ایک مسئلہ ثابت ہوا۔ لہٰذا اگر کوئی متقی عالم وجہ جواز کو ترجیح دے تو اس کے لیے بوسۂ قبر جائز ہے۔ یہی حکم ان تمام روایات کا ہے جن میں اختلاف موجود ہے۔ جب حقیقت امر یہ ہو تو شرک اور کفر کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اور جو شخص شرک و کفر کا مدعی ہو، وہ دلیل پیش کرے[1]

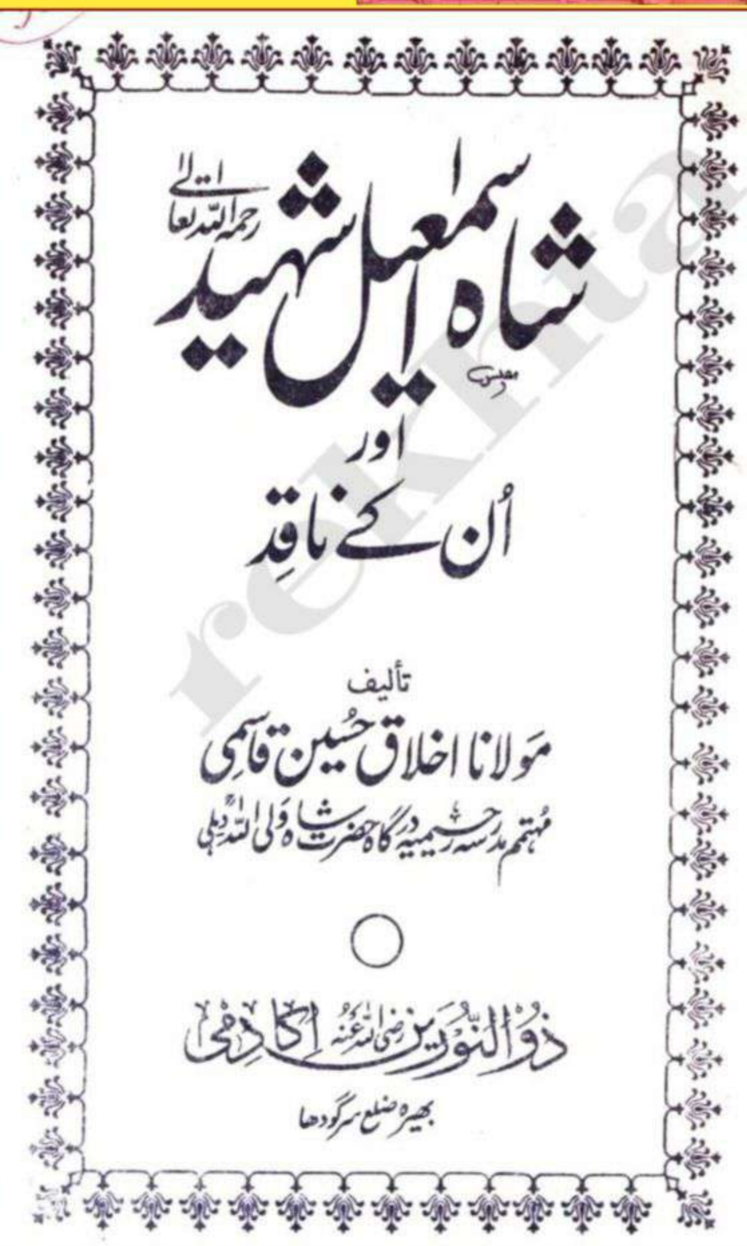
ساتواں مسئلہ :- جو شخص بدعت سیئہ کا فتوےٰ دے، اس کو ضال مضل (خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا) کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- جو شخص بدعت سیئہ کا فتوےٰ دے، وہ ضال ومضل ہے۔

آٹھواں مسئلہ :- اگر کوئی شخص میت کو ثواب پہنچانے کے لیے بدنی عبادت کرے،

---

[1] واضح رہے کہ دہلی کی جامع مسجد میں علماء کا جب اجتماع ہوا، مولانا مخصوص اللہ اور مولانا محمد موسیٰ نے مولانا اسمٰعیل اور مولانا عبد الحی سے کہا "تم ہمارے بڑوں اور استادوں کو برا کہتے ہو۔" مولانا اسمٰعیل نے کہا میں ان کو برا نہیں کہتا ہوں۔ مولانا موسیٰ نے کہا۔ تم ایسے مسائل بیان کرتے ہو جن سے ہمارے استادوں کی برائی ثابت ہوتی ہے۔ تم قبر کے بوسہ کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر قبر کو بوسہ دیتے تھے۔ مولانا رشید الدین خان وہاں موجود تھے۔ انھوں نے استفتاء تحریر کر کے ان کے حوالے کیا اور انھوں نے جواب تحریر فرمایا۔



شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

اور

اُن کے ناقد

تألیف

مولانا اخلاق حسین قاسمی

مہتمم مدرسہ رحیمیہ درگاہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلی

ذو النورین رضی اللہ عنہ اکادمی

بھیرہ ضلع سرگودھا



Fatawa razviya Jild 22 pg 426

ایمان لے آئے جو حضرت موسٰی اور حضرت ہارون کا پروردگار ہے۔ت) اس پر دال ہے نہ کہ حضرت موسٰی علیہ السلام کو سجدہ کیا۔
قال زید آیات اخبار وقصص ناسخ ومنسوخ نہیں ہوتا کما فی نور الانوار (جیسا کہ نور الانوار میں ہے۔ت) لہٰذا اباحت اس کی باقی ہے۔ قال عمرو علمائے مفسرین نے اس حکم کا منسوخ ہونا مصرح بیان فرمایا۔ قال زید مفسرین کی مجرد رائے ہم پر حجت نہیں تاوقتیکہ کوئی آیت اس کی ناسخ یا ممانعت میں نہ وارد ہو۔ قال عمرو آیات قرآنی اس کی ممانعت میں نص صریح ہیں مثلاً:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ"[1]	پس اللہ تعالٰی کے لئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔(ت)

پس معلوم ہوا سجدہ عبادت ہے پس عبادت غیر خدا کی شرک ہے نیز

"فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا۩"[2]	پس اللہ کے لیے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

اور:

"وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝"[3]	اللہ تعالٰی کے لئے سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا۔ اگر تم خاص اسی کی عبادت اور بندگی کرتے ہو۔(ت)

میں لام واسطے تخصیص کے ہے اور ایاہ بھی تخصیص کے لئے آتا ہے۔ لہٰذا سجدہ مخصوص ذات باری تعالٰی کے لئے ہے اور غیر کے لئے شرک وحرام وکفر۔
قال زید ان آیتوں میں سجدہ عبادت کی تخصیص ہے نہ سجدہ تحیت کی۔ لہٰذا وہ جائز ہے۔
قال عمرو "لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ"[4] (نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ت) سے غیر اللہ کے لئے سجدہ ممنوع ہونا ثابت ہے اگرچہ سجدہ تحیت ہو اور فقہاء ومتکلمین نے اس کو حرام وکفر فرمایا ہے۔

کما فی شرح فقہ اکبر "ملا علی" انجاح الحاجۃ۔	جیسا کہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری، انجاح الحاجہ

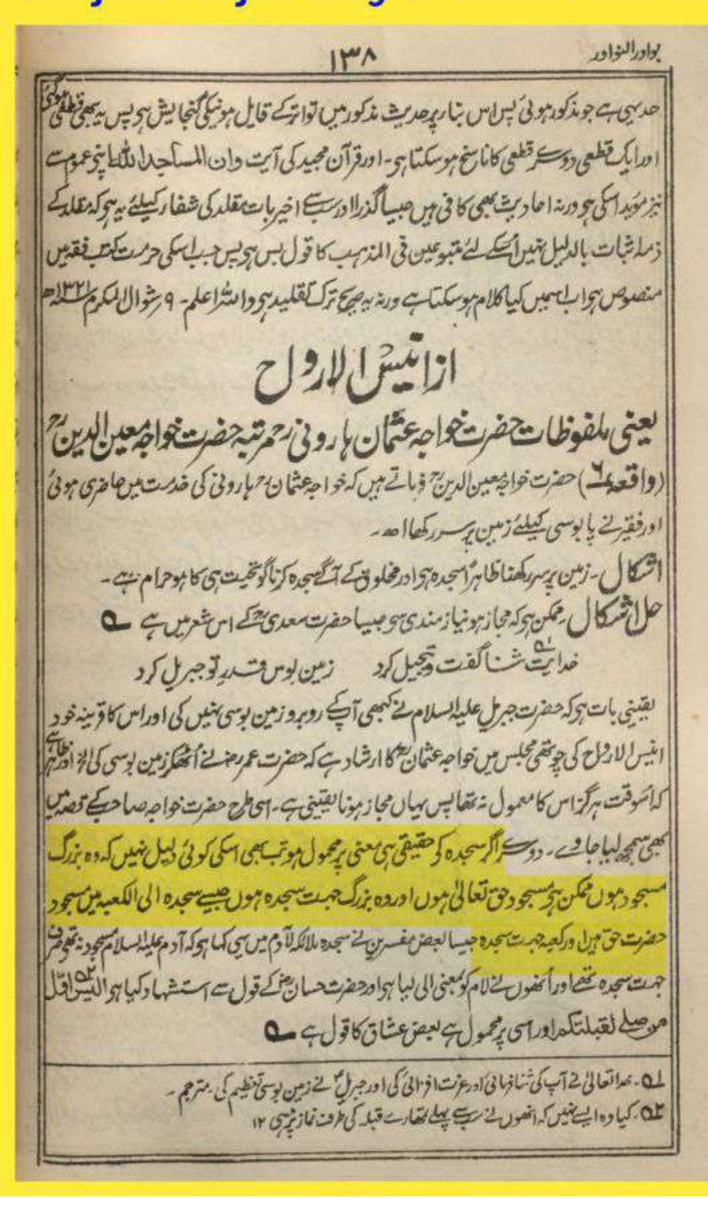
[1] القرآن الکریم ۲۲/ ۷۷
[2] القرآن الکریم ۵۳/ ۶۲
[3] القرآن الکریم ۴۱/ ۳۷
[4] القرآن الکریم ۴۱/ ۳۷



TAZEEMI SAJDA BASABABE TAWEEL JAYEZ

Agar sajdah ki haqeeqi mana hi Murad ho tab bhi iski koi daleel nahie ke wo buzurg masjood ho mumkin hai masjood haq t'ala hon or wo buzurg jahate sajda hon jaise sajdah ilal qa'ba me masjood hazrate haq hain or qa'ba jihate sajdah Jesa b'az mufassireen ne sajda Malaika Adam me yahi kaha hai ke Adam Alaiyhissalam masjood na they sirf jehat sajda they or unhone lam ko bamani ilah liya hai





حدیہی ہے جو مذکور ہوئی پس اس بنا پر حدیث مذکور میں تواتر کے قایل ہونیکی گنجایش ہے پس یہ بھی قطعی ہوگی اور ایک قطعی دوسرے قطعی کا ناسخ ہو سکتا ہے۔ اور قرآن مجید کی آیت وان المساجد للہ اپنے عموم سے نیز مؤید اسکی ہے ورنہ احادیث بھی کافی ہیں جیسا گذرا اور سب سے اخیر بات مقلد کی شفا کیلئے یہ ہے کہ مقلد کے ذمہ اثبات بالدلیل نہیں اسکے لئے متبوعین فی المذہب کا قول بس ہے پس جب اسکی حرمت کتب فقہ میں منصوص ہے اب اسمیں کیا کلام ہو سکتا ہے ورنہ یہ صریح ترک تقلید ہے واللہ اعلم۔ ۹ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ

از انیس الارواح

یعنی ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمہ مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین رح

(واقعہ ۶) حضرت خواجہ معین الدین رح فرماتے ہیں کہ خواجہ عثمان رح ہارونی کی خدمت میں حاضری ہوئی اور فقیر نے پابوسی کیلئے زمین پر سر رکھا الخ۔

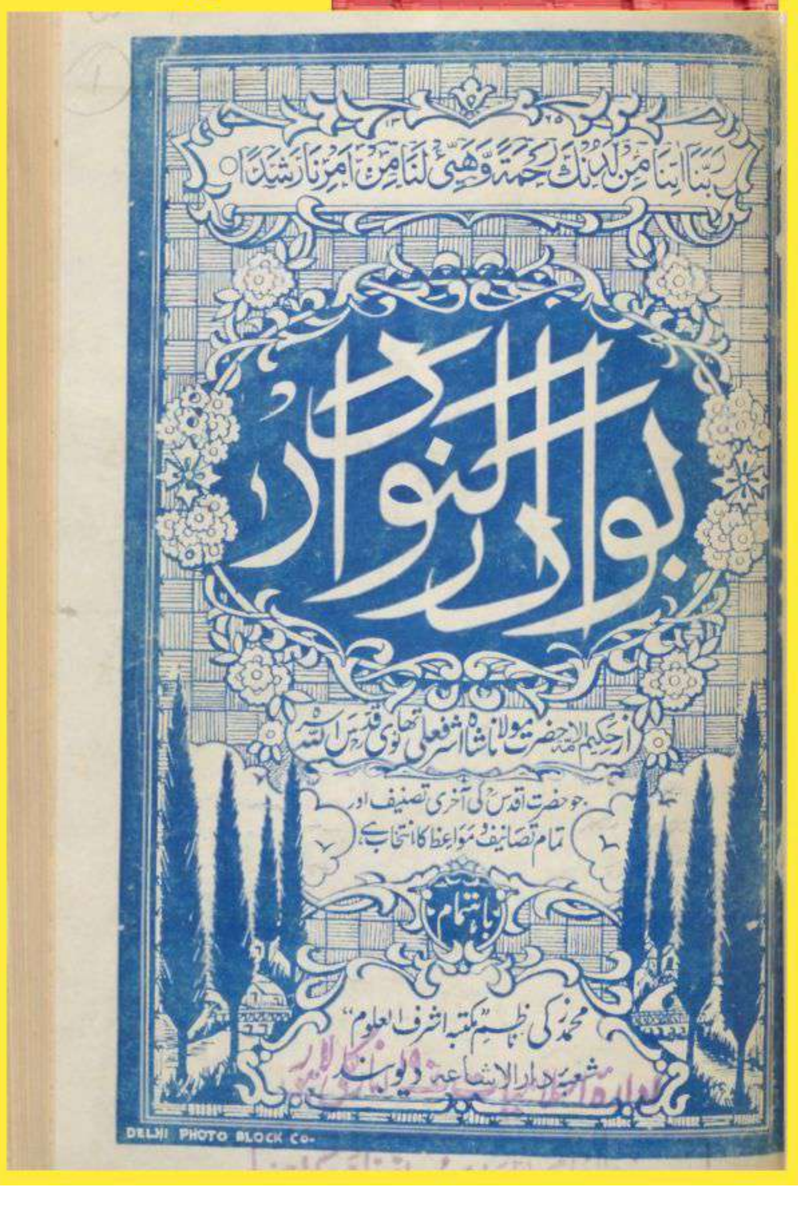
اشکال۔ زمین پر سر رکھنا ظاہراً سجدہ ہے اور مخلوق کے آگے سجدہ کرنا گو تحیت ہی کا ہو حرام ہے۔

حل اشکال۔ ممکن ہے کہ مجاز ہو نیازمندی سے جیسا حضرت سعدی رح کے اس شعر میں ہے

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد ۔۔۔ زمین بوس قدر تو جبریل کرد

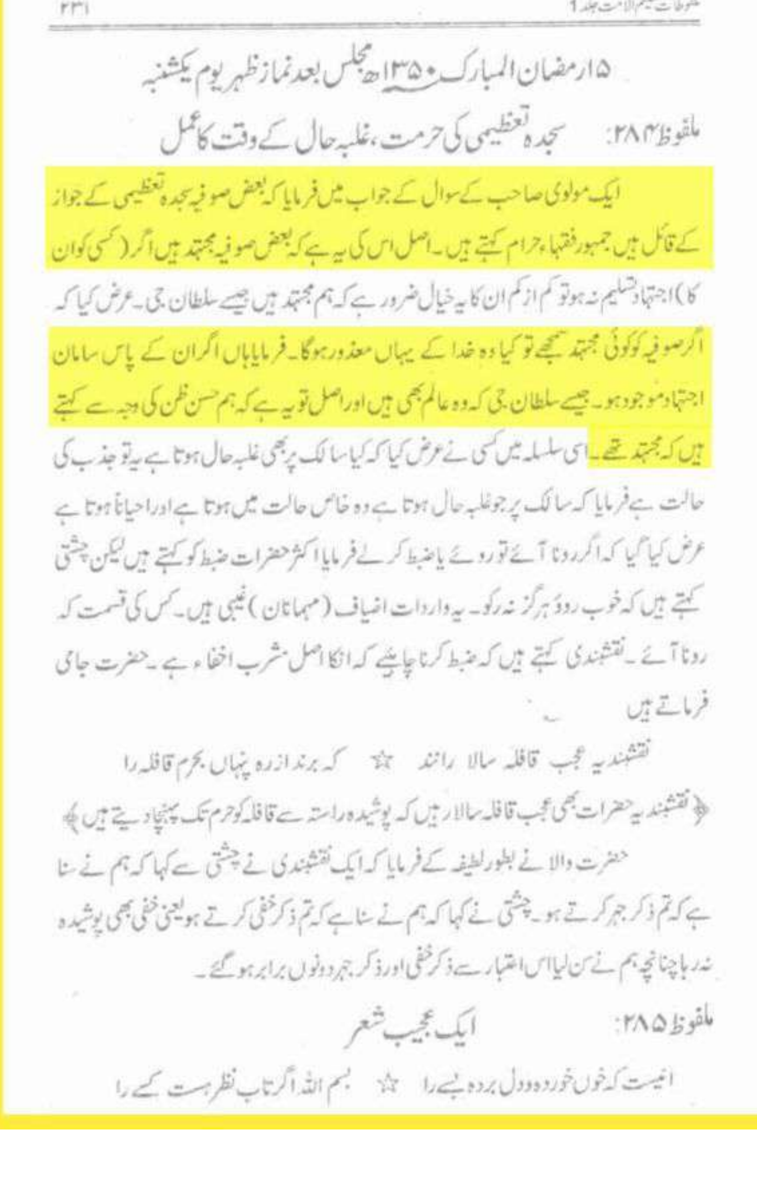
یقینی بات ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کبھی آپکے روبرو زمین بوسی نہیں کی اور اس کا قرینہ خود انیس الارواح کی چوتھی مجلس میں خواجہ عثمان رح کا ارشاد ہے کہ حضرت عمر رضہ نے اٹھکر زمین بوسی کی الخ اور ظاہر ہے کہ اسوقت ہرگز اس کا معمول نہ تھا پس یہاں مجاز ہونا یقینی ہے۔ اسی طرح حضرت خواجہ صاحب کے قصہ میں بھی سمجھ لیا جاوے۔ دوسرے اگر سجدہ کو حقیقی ہی معنی پر محمول ہو تب بھی اسکی کوئی دلیل نہیں کہ وہ بزرگ مسجود ہوں ممکن ہے مسجود حق تعالیٰ ہوں اور وہ بزرگ جہت سجدہ ہوں جیسے سجدہ الی الکعبہ میں مسجود حضرت حق ہیں اور کعبہ جہت سجدہ جیسا بعض مفسرین نے سجدہ ملائکہ لآدم میں یہی کہا ہے کہ آدم علیہ السلام مسجود نہ تھے صرف جہت سجدہ تھے اور انھوں نے لام کو بمعنی الی لیا ہے اور حضرت حسان رض کے قول سے استشہاد کیا ہے الیس اول من صلی لقبلتکم اور اسی پر محمول ہے بعض عشاق کا قول ہے

ف ۱۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی ثناخوانی اور عزت افزائی کی اور جبریل نے زمین بوسی تعظیم کی۔ مترجم۔
ف ۲۔ کیا وہ ایسے نہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھی ۱۲



SUFIYA KE HA SAJDAH TAZEEMI KA JAWAZ

Farmaya ke b'az sufiya sajdah tazeemi ke jawaz ke qail hain jamhoor Fuqha haram kehte hain Asal iski Ye hai ke b'az sufiya mujtahid hain Agar sufiya ko koi mujtahid samjhe to kya wo khuda ke yaha mazoor hoga farmaya ha Agar unke pas saman ijtehad mojood ho



ملفوظات حکیم الامت جلد 1 — ۲۳۱

۱۵ ارمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مجلس بعد نماز ظہر یوم یکشنبہ

ملفوظ ۲۸۴: سجدہ تعظیمی کی حرمت، غلبہ حال کے وقت کا عمل

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ بعض صوفیہ سجدہ تعظیمی کے جواز کے قائل ہیں جمہور فقہاء حرام کہتے ہیں۔ اصل اس کی یہ ہے کہ بعض صوفیہ مجتہد ہیں اگر (کسی کو ان کا) اجتہاد تسلیم نہ ہو تو کم از کم ان کا یہ خیال ضرور ہے کہ ہم مجتہد ہیں جیسے سلطان جی۔ عرض کیا کہ اگر صوفیہ کو کوئی مجتہد سمجھے تو کیا وہ خدا کے یہاں معذور ہوگا۔ فرمایا ہاں اگر ان کے پاس سامان اجتہاد موجود ہو۔ جیسے سلطان جی کہ وہ عالم بھی ہیں اور اصل تو یہ ہے کہ ہم حسن ظن کی وجہ سے کہتے ہیں کہ مجتہد تھے۔ اسی سلسلہ میں کسی نے عرض کیا کہ کیا سالک پر بھی غلبہ حال ہوتا ہے یہ تو جذب کی حالت ہے فرمایا کہ سالک پر جو غلبہ حال ہوتا ہے وہ خاص حالت میں ہوتا ہے اور احیاناً ہوتا ہے عرض کیا گیا کہ اگر رونا آئے تو روئے یا ضبط کرے فرمایا اکثر حضرات ضبط کو کہتے ہیں لیکن چشتی کہتے ہیں کہ خوب روؤ ہرگز نہ رکو۔ یہ واردات اضیاف (مہمانان) غیبی ہیں۔ کس کی قسمت کہ رونا آئے۔ نقشبندی کہتے ہیں کہ ضبط کرنا چاہیے کہ انکا اصل مشرب اخفاء ہے۔ حضرت جامی فرماتے ہیں

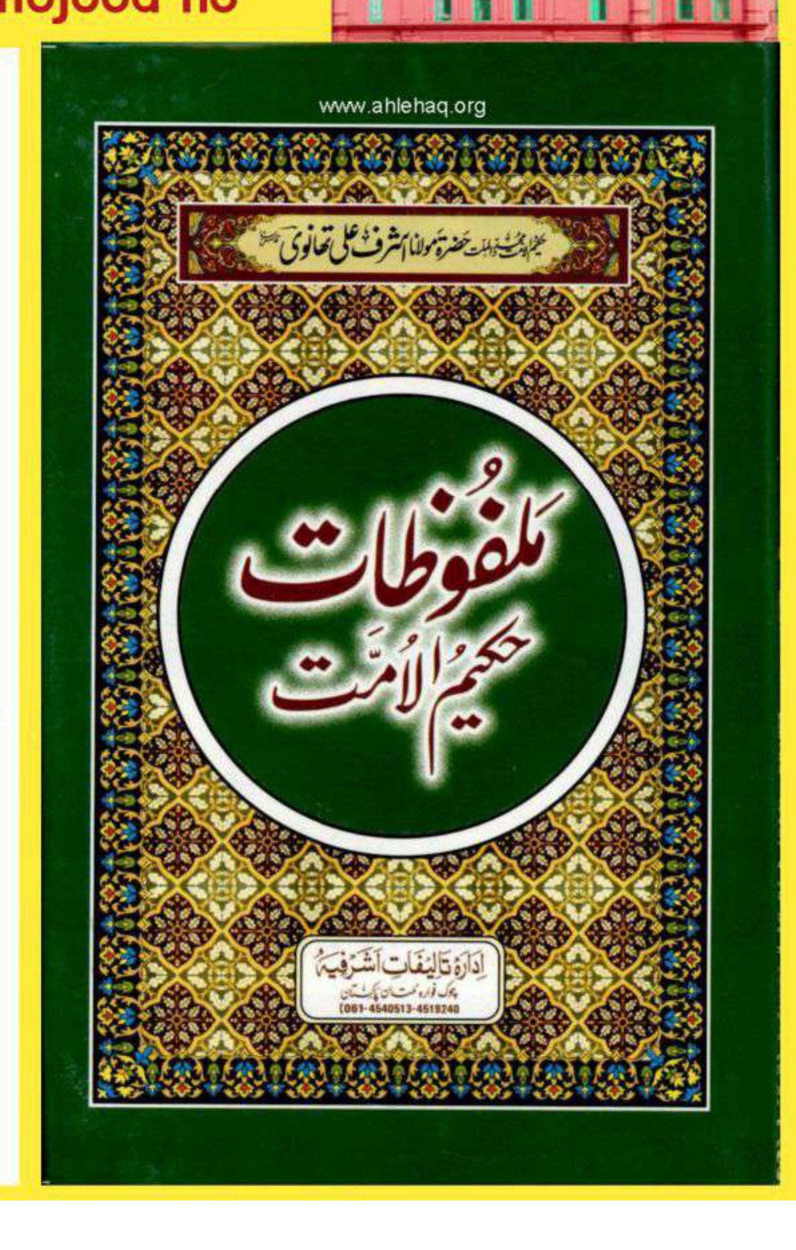
نقشبندیہ عجب قافلہ سالا رانند ☆ کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

﴿نقشبندیہ حضرات بھی عجب قافلہ سالار ہیں کہ پوشیدہ راستہ سے قافلہ کو حرم تک پہنچا دیتے ہیں﴾

حضرت والا نے بطور لطیفہ کے فرمایا کہ ایک نقشبندی نے چشتی سے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم ذکر جہر کرتے ہو۔ چشتی نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم ذکر خفی کرتے ہو یعنی خفی بھی پوشیدہ نہ رہا چنانچہ ہم نے سن لیا اس اعتبار سے ذکر خفی اور ذکر جہر دونوں برابر ہو گئے۔

ملفوظ ۲۸۵: ایک عجیب شعر

انیست کہ خوں خوردہ و دل بردہ بسے را ☆ بسم اللہ اگر تاب نظر ہست کسے را



SAJDA TAZEEMI TAWAF E QUBOOR HARAM

Bilashuba Ghair qa'ba muazzama ka Tawaf tazeemi najayaz hai,or ghair e khuda ko sajda hamari shariyat me haram hai or bosa qabr me Ulma ko ikhtekaf hai or Ahwat mana hai khusoosan mazarate tayeba oliya kiram ke hamare Ulma ne tasreeh farmayi hai ke Kam az Kam char hath ke fasle par khada ho yahi Adab hai..

الجواب:

بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے۔اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے۔اور احوط منع ہے۔ خصوصامزارات طیبہ اولیاء کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکر متصور ہے یہ وہ ہے جس کا فتوٰی عوام کو دیا جاتا ہے۔اور تحقیق کا مقام دوسرا ہے۔

لکل مقام مقال و لکل مقال رجال و لکل رجال مجال و لکل مجال مآل نسأل الله حسن مآل وعندہ علم بحقیقۃ کل حال۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	ہر جگہ کے لئے ایک مناسب گفتگو ہے اور ہر گفتگو کے لائق کچھ خاص مرد ہیں اور ہر مرد کے لئے کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔اور ہر گنجائش کے لئے ایک انجام ہے لہذا ہم اللہ تعالٰی سے اچھا انجام چاہتے ہیں کیونکہ اسی کے پاس ہر حال کا حقیقی علم ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔(ت)

مسئلہ ۱۵۲: از بنارس محلہ پتر کنڈا مرسلہ مولوی محمد عبدالحمید صاحب پانی پتی ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

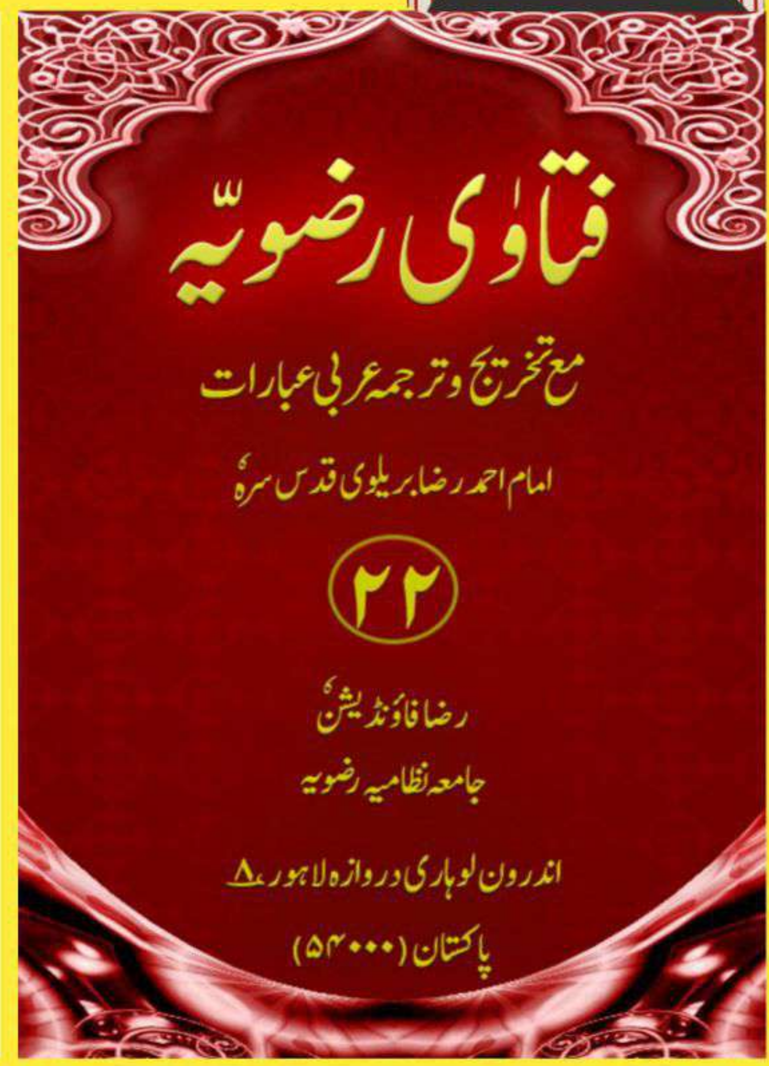
ہمارے سنی حنفی علماء کثرھم اللہ تعالٰی وابقاھم الی یوم الجزاء (اللہ تعالٰی انھیں زیادہ کرے اور روز قیامت تک انھیں باقی رکھے۔ت) اس میں کیا فرماتے ہیں کہ زید سے خالد نے سوال کیا کہ کسی مقبول بارگاہ رب العزت جل جلالہ کی قبر شریف کے طواف کو بعض علماء حرام بلکہ شرک کہتے ہیں اور بعض جائز فرماتے ہیں پس ان میں صحیح قول کس کا ہے۔زید نے جواب دیا کہ اس زمانہ میں جو لوگ اپنے کو حنفی کہتے ہیں ان میں تین فرقے ہیں:

(۱) اسحاقیہ، شاہ اسحاق کا پیرو۔

(۲) اسمعیلیہ، مولوی اسمٰعیل دہلوی کا متبع۔

(۳) سنی حنفی، حضرت مولانا فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا احمد رضاخاں صاحب بریلوی دام ظلہ کا مطیع۔

پس (۱) اور (۲) کے نزدیک بالاتفاق غیر کعبہ شریف کا طواف مثل سجدہ تحیہ کے ہے لیکن اس کے حکم میں دونوں میں اختلاف ہے پہلے فرقہ کے نزدیک حرام ہے۔اور دوسرے کے نزدیک شرک چنانچہ مایہ مسائل اور مسائل اربعین اور تقویۃ الایمان دیکھنے والے پر یہ بات ظاہر ہے۔حالانکہ بغیر دلیل قطعی کے یہ حرام اور شرک کہنا خود انھیں کے گھر میں آگ لگانا ہے کہ ان کے بزرگوار شاہ ولی اللہ کو مرتکب حرام اور مشرک بنانا ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب انتباہ میں اس کے کرنے کا حکم کیا اور (۳) فرقے



Sahibe Qabr Se Ruhani Faiz‹Asar Hasil Karne Ke liye Qabr Ka Tawaf Jaiz Hai

Hifzul Eimam | Pg : 10-11

پس اس بناپر طواف غیراللہ مطلقاً حرام اور قبور انبیاء کا زیادہ حرام اور قبور اولیاء کا زیادہ سے زیادہ حرام، جیسا جواب سوال اول میں اس کی تقریر مفصل مرقوم ہوچکی ہے، رہ گیا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کا ارشاد سو اس میں کچھ حجت نہیں کیونکہ یہ طواف اصطلاحی نہیں ہے جو تعظیم وتقرب کے لیے کیا جاتا ہے اور جس کی ممانعت نصوص شرعیہ سے ثابت ہے بلکہ طواف لغوی ہے یعنی محض اس کے گرد پھرنا واسطے پیدا کرنے مناسبت روحی کے صاحب قبر کے ساتھ اور لینے فیوض کے بلاقصد تعظیم وتقرب کے اور وہ بھی عوام کے لیے نہیں جن کو فرق مراتب کی تمیز نہیں بلکہ اہل نسبت کے لیے جو جامع ہوں درمیان شریعت وطریقت کے اس کی نظیر حضرت جابرؓ کے قصہ میں وارد ہوئی ہے، جب انکے والد مقروض ہوکر وفات فرماگئے اور قرض خواہوں نے حضرت جابرؓ کو تنگ کیا اور انہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ باغ میں تشریف لاکر رعایت کرادیجئے اور حضورؐ باغ میں رونق افروز ہوئے اور چھواروں کے انبار لگواکر بڑے انبار کے گرد تین بار پھرے حدیث کے الفاظ یہ ہیں طاف حول اعظمها بيدا ثم جلس علیہ (رواہ البخاری) پھر آپ اس ڈھیر پر بیٹھ گئے اس میں ایسی برکت ہوئی کہ سب کا قرض ادا ہوگیا اور پھر بھی بہت کچھ بچ گیا غرض اس قصہ میں ہر شخص سمجھ سکتا



ہے کہ حضور کا اس کے گرد پھرنا کوئی طواف اصطلاحی نہ تھا اس ڈھیر کی تعظیم آپ کو مقصود نہ تھی بلکہ اس میں اثر پہنچانے کے لیے اس کے چاروں طرف پھر گئے اسی طرح کشف القبور کے عمل میں جو طواف ذکر کیا ہے وہ بھی تعظیم کے لیے نہیں جیساکہ عوام الناس بلکہ بعض خواص کالعوام کرتے ہیں۔ محض اثر لینے کے لیے اس کے چاروں طرف پھرے پس کجا طواف اصطلاحی جس کا جوعوئی جواز زید کرتا ہے اور کجا یہ طواف لغوی جو حجت میں پیش کرتا ہے تو ایسی بات ہے کہ قرآن مجید میں لفظ

QABR KE UPAR AGARBATTI LOBAN JALANA NA NAJAYEZ

Fatawa Razviya Jild :9/483



دیگر وجوب ہو سکتا ہے، فرزند شیخ کا یہ مطالبہ کرنا سوال ہے اور سوال بلاضرورت حرام ہے، ہاں اگر مرید رضائے خود چاہے تو اپنا مال اس کے نام کر سکتا ہے اگرچہ قبل ادائے دین مرتہن باذن مرتہن۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۳۸: از جوناگڑھ کاٹھیاواڑ سرکل مدار المہام مرسلہ مولوی امیر الدین صاحب ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۱۵ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی بزرگ کے مزار پر لوبان جلانا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟ اور جو شخص جلانے والے کو فاسق اور بدعتی کہے اس کا کیا حکم ہے؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

عود لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہئے اگرچہ کسی برتن میں ہو **لما فیه من التفاؤل القبیح بطلوع الدخان علی القبر والعیاذ باللہ** (کیونکہ اس میں قبر کے اوپر سے دھواں نکلنے کا بُرا فال پایا جاتا ہے، اور خدا کی پناہ ۔ت) صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی:

انه قال لابنه وهو فی سیاق الموت اذا انامت فلا تصحبنی نائحة ولا نارا[1] الحدیث۔	انھوں نے دم مرگ اپنے فرزند سے فرمایا جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔ الحدیث (ت)

شرح المشکوۃ للامام ابن حجر المکی میں ہے: **لانها من التفاؤل القبیح**[2] (کیونکہ آگ میں فال بد ہے ت) مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے: **انها سبب للتفاؤل القبیح**[3] (یہ فال بد کا سبب ہے۔ت) اور قریب قبر سلگا کر اگر وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوں نہ کوئی تالی یا ذاکر ہو بلکہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے کہ اسراف و اضاعتِ مال ہے۔ میت صالح اس غرفے کے سبب جو اس کی قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں، دنیا کے اگر لوبان سے غنی اور معاذ اللہ جو دوسری حالت میں ہو اسے اس سے انتفاع نہیں۔ تو جب تک سند مقبول سے نفع معقول نہ ثابت ہو سبیل احتراز ہے۔

ولایقاس علی الورد والریاحین المصرح باستحبابه فی غیر ما کتاب کما اوردنا علیه	اس کا قیاس پھولوں پر نہیں ہو سکتا جن کے مستحب ہونے کی صراحت متعدد کتابوں میں موجود ہے جیساکہ

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۷۶

[2] مرقاۃ بحوالہ امام ابن حجر مکی کتاب الجنائز مکتبہ الحبیبیہ کوئٹہ ۴/ ۱۹۶

[3] مرقاۃ شرح مشکوۃ کتاب الجنائز مکتبہ الحبیبیہ کوئٹہ ۴/ ۱۹۶



QABR PAR IMARAT BANANE KE JAWAZ KA THANVI IQRAR



-Taqreer e Tirmizi Page 97 Ashraf Ali Thanvi-

Hazrat Shah Abdul haq muhaddis dehlvi rehmatullahi alaiy (1551-1642AD) farmate hain ke is zamana me Quboor ka pukhta banana or unpar chiragh jalana kuchh muzayeka nahie hai Albatta pehle zamana me mana tha Qke wo hazrat Ahle baseerat they or unki nazro me oliya Allah ki Qadro manzilat thi or is zamana me Aise hazrat bahut Kam hain or Awamunnas zyada hain or ye log baghair Aisi cheezon ke buzurgo ki waq'at nahie karte or inke fuyooz wa barkat se mehroom rehte hain.....

وہاں کچھ اشعار بھی پڑھے تھے۔ اگر ناجائز امر ہوتا تو حضرت عائشہؓ کیوں ایسا کرتیں اور یہ حدیث بھی ترمذی باب الجنائز میں ہے۔

قولہ والمتخذین علیہا المساجد یعنی بنا لینے والے قبروں پر مساجد یعنی سجدہ گاہ اور اس میں دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ کہیں اولیاء اللہ کے مزار ہیں اس لئے وہاں یہ سمجھ کر کہ محل نزول رحمت الٰہیہ ہے اس کے قریب مسجد بنالیں اس طرح کہ وہ مسجد نہ تو مابین القبور ہو اور نہ خاص قبر پر ہو تو اس میں باعتبار اصل حکم کے کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اس شخص کی نیت اچھی ہے کہ مقصود برکت حاصل کرنا ہے۔ لیکن عوام کو اس سے بھی روکنا ضرور ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ قبور پر سجدہ کیا جاوے یہ حرام ہے اگر بطریق تعظیم ہو اور بنظر عبادت کفر ہے۔

اور قبور پر چراغ جلانے کو باعتبار ظاہر حدیث کے بعض نے منع کیا ہے اور بعض نے اس نہی کو معلل کہا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ سبب سے چراغ جلانے کو منع کیا گیا ہے۔ اول تو یہ کہ اس میں اسراف ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں قبروں کی تزئین ہے اور ان کی تشہیر ہے اور وہ محل گمنامی اور موضع فنا ہیں پس ایسی جگہ کی تزئین اور تشہیر کس طرح محمود ہو سکتی ہے۔

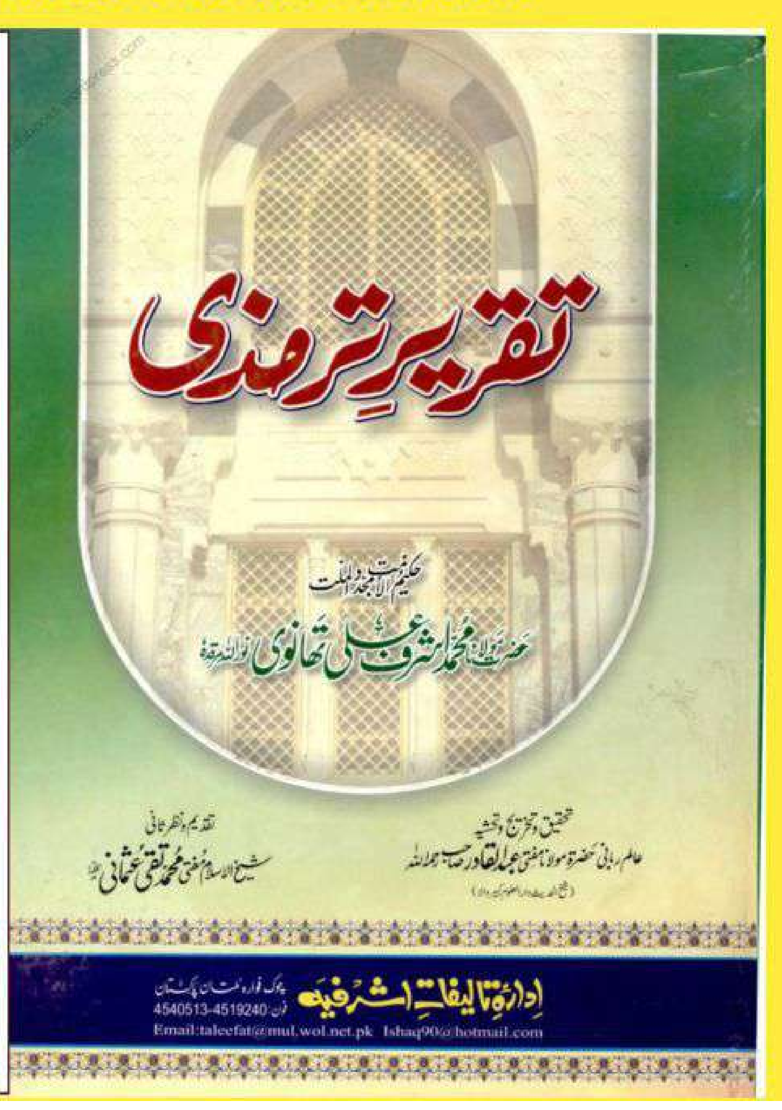
پس جہاں دو علتیں نہ ہوں وہاں چراغ جلانا قبور پر مضائقہ نہیں مثلاً کسی قبر پر زائران شب کو بھی آتے ہیں اور وہاں اندھیرا رہتا ہے تو چونکہ زائرین کو بوجہ ظلمت شب تکلیف ہوتی ہے۔ پس اس وجہ سے اگر چراغ جلادیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ وہاں دونو علتیں نہی کی موجود نہیں مگر اس زمانہ میں چونکہ ایسے اعمال میں بے شمار مفاسد ہو گئے ہیں۔ اسلئے علی الاطلاق لوگوں کو منع کرنا واجب ہے۔

حضرت شاہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں (یعنی ممدوح کے زمانہ میں) قبور کا پختہ بنانا اور ان پر چراغ جلانا کچھ مضائقہ نہیں ہے البتہ پہلے زمانہ میں منع تھا۔ کیونکہ وہ حضرات اہل بصیرت تھے اور ان کی نظروں میں اولیاء اللہ کی قدر و منزلت تھی اور اس زمانہ میں ایسے حضرات بہت کم ہیں اور عوام الناس زیادہ ہیں اور یہ لوگ بغیر ایسی چیزوں کے بزرگوں کی وقعت نہیں کرتے اور ان کے فیوض و برکات سے محروم رہتے ہیں۔

دوسرے یہ بات ہے کہ کفار کے معابد خوب آراستہ ہیں تو اگر بزرگوں کے مزار آراستہ نہ ہوں تو ایک گونہ اسلام کی ہتک ہے۔ پس تزئین مزارات اولیاء میں شوکت اسلام ہے۔ انتہی التقریر۔ جامع کہتا ہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ کی تقریر میں احقر کے نزدیک کچھ کلام ہے چنانچہ علت اولیٰ میں تو یہ کلام ہے کہ فیوض و برکات اگر بمعنی تذکیر آخرت وحصول ثواب تلاوۃ قرآن بر قبور لیا جاوے تو یہ مقصود گور غریباں میں بطریق احسن حاصل ہوتا ہے کیونکہ تذکیر وہاں زیادہ ہوتی ہے اور دنیا سے دل وہاں زیادہ سرد ہوتا ہے اور حصول ثواب امر مشترک ہے۔ اور اگر فیوض و برکات سے مراد فیض اصطلاحی بین الصوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ لیا جاوے تو وہ مخصوص ہے زائرین اہل نسبت کے ساتھ اور اہل نسبت عوام میں داخل نہیں۔ پس علت اولیٰ تو بایں معنی ساقط ہے۔

ہاں علت ثانیہ البتہ بعض ازمنہ میں فی الجملہ مؤثر ہے لیکن شوکت اسلام اس پر موقوف نہیں کہ مردہ بزرگوں کی قبور پر چراغ جلائے جائیں۔ بلکہ اگر حاجت ہو تو زندہ مسلمانوں کو اپنے متعلق اس قسم کی عزت کا خیال حسب مصلحت مناسب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ اس ناچیز کی تحقیق ہے جو محض اظہار حق کے لئے تحریر کردی گئی۔ العیاذ باللہ! حضرت شیخ پر اعتراض مقصود نہیں اور یہ تمام گفتگو اس زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے کیونکہ حسب فرمودہ شیخی و مرشدی صاحب تقریر اس وقت میں تو مطلقاً منع کرنا مناسب ہے خوب سمجھ لو۔





Fatawa razviya Jild 24 pg 114

الجواب: دونوں (تاش وشطرنج) ناجائز ہیں اور تاش زیادہ گناہ وحرام کہ اس میں تصاویر بھی ہیں،

ومسألة الشطرنج مبسوطة فی الدر[1] وغیرها من الحظر والشهادات، والصواب اطلاق المنع کما اوضحه فی ردالمحتار[2] والله تعالٰی اعلم وعلمه اتم واحکم۔	شطرنج کا مسئلہ بڑی تفصیل کے ساتھ در مختار وغیرہ میں موجود ہے اور صواب (درست اور حقیقت) یہ ہے کہ اس کی مطلقاً ممانعت ہے جیسا کہ فتاوٰی شامی میں اس کی وضاحت فرمائی گئی۔ اور اللہ تعالٰی سب سے بڑا عالم ہے اور اس کا علم نہایت درجہ تام اور پختہ ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۲۶: ۲۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ مسئولہ شیخ شوکت علی صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص میرا دوست آیا اور اس نے مجھ سے کہا چلو ایک جگہ عرس ہے، میں چلا گیا وہاں جا کر دیکھا کہ بہت اشخاص ہیں اور قوالی اس طریقہ سے ہو رہی ہے کہ ایک ڈھول اور دو سارنگیاں بج رہی ہے اور چند قوال پیران پیر دستگیر کی شان میں شعر پڑھ رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت کے اشعار اور اولیاء اللہ کی شان میں اشعار گا رہے ہیں اور ڈھول سارنگیاں بج رہی ہیں، یہ باجے مذکورہ تو شریعت میں حرام ہیں کیا اس فعل سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اولیاء اللہ خوش ہوں گے اور یہ اشخاص مذکورہ حاضرین جلسہ گنہگار ہوئے یا نہیں؟ اور ایسی قوالی جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو کس طرح پر؟ بینوا توجروا فقط۔

الجواب:

ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گنہگار ہیں، اور ان سب کا گناہ ایسا کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے

[1] درمختار کتاب الحظر والاباحۃ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۴۷

[2] درمختار کتاب الحظر والاباحۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۵۳

فتاوٰی رضویّہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۲۴

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔۸

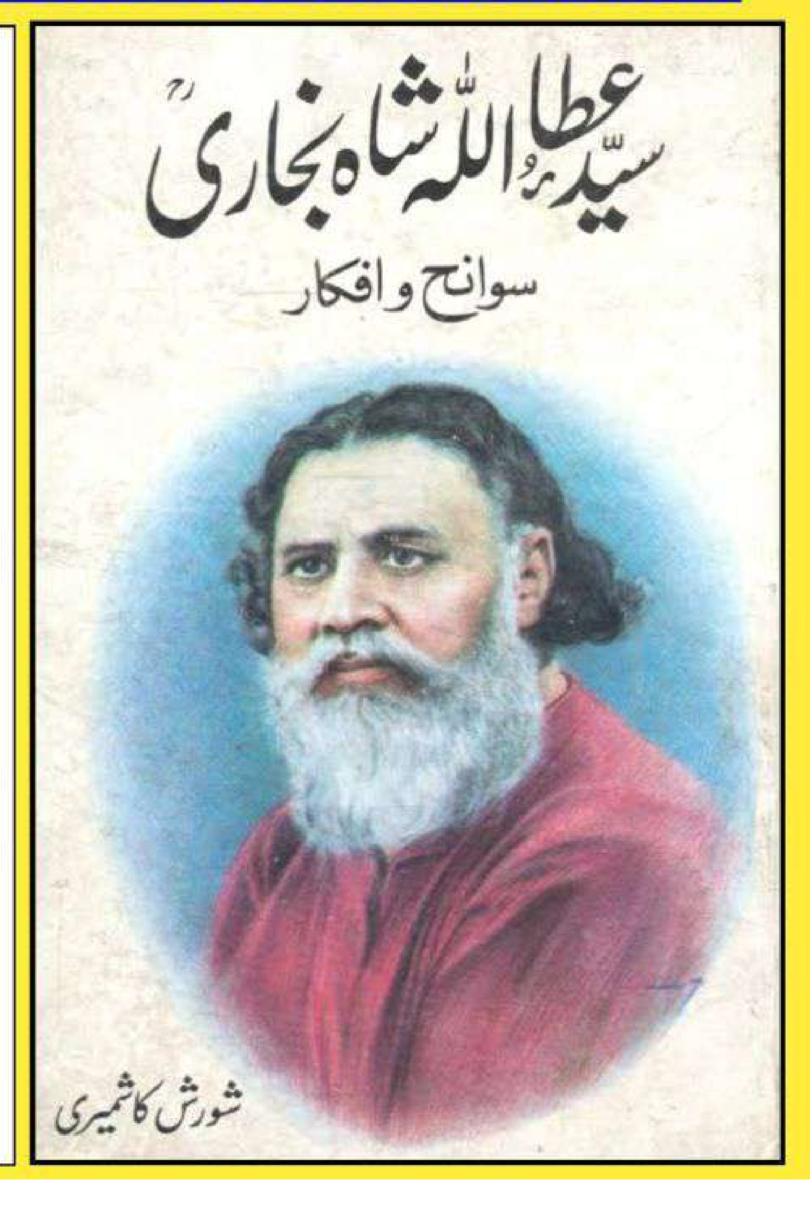
پاکستان (۵۴۰۰۰)

DEOBANDI AMEERE SHARIYAT KI MAJLISE TAALI GHAZAL QAWWALI

Isha ke bad bhi der raat tak behes wa mubahse jari rehte kabhie kabhi **Qawwali bhi hoti thi jisme Akhtar Ali Khan ghada bajate Sufi Iqbal taali bajakar taan dete Syed Ataullah Shah bukhari Ghazal gaate** molana dawud ghaznavi or Abdul Azeez Ansari haal khelte..b'az Awaqat **Qawwali me itna ghalghala or walwala hota** ke dusre din hamare yani phansi ki kothdiyo wale qaidi supritendent jail se shikayat karte ke huzoor hame yaha se kahie or bhej dijiye ye molbi log hame sari raat sone nahie dete

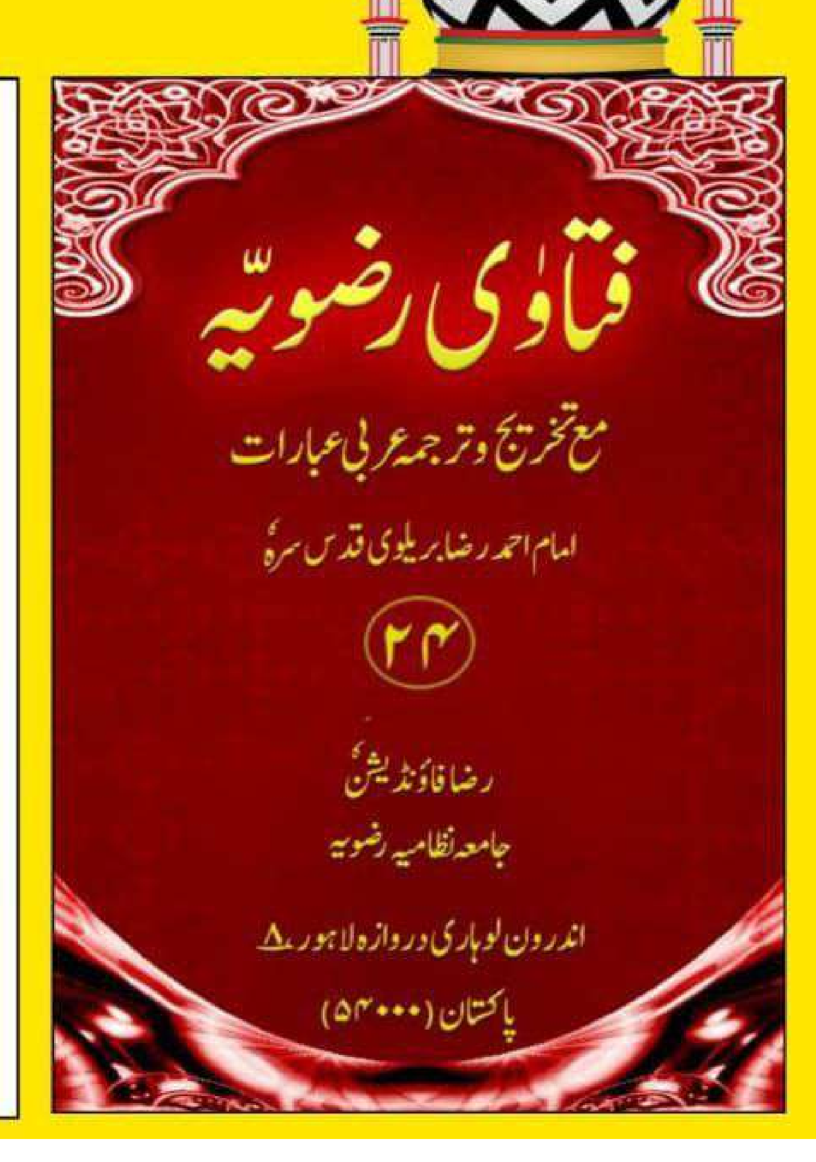
آتی تو ان کو عربی ——— غرض یہ دن بھر کا پروگرام عرض کر رہا تھا۔ صبح ہم تھوڑی سی مشقت بھی کرتے تھے یعنی چرخے یا پانچ تار کا سوت (صرف بقدر دو چھٹانک) دری بافی کے لئے بٹ دیا کرتے تھے۔ یہ کوئی بیس منٹ کا کام تھا۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد تعلیم کا سلسلہ ایک بجے تک جاری رہتا۔ اس وقت مولانا عبداللہ چوڑی والے للکار کے کہتے "ارے بھائی! کھانا تیار ہے" اگرچہ ہمارا کھانا پکانے پر مشقتی قیدی مقرر تھے لیکن ہم نے باورچی خانے کا چارج مولانا عبداللہ کو دے رکھا تھا۔ اور انہوں نے اپنے فرائض مفوضہ کو جس خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ انہوں نے اپنی مہارت فن سے دہلی کے وہ وہ کھانے پکا کر ہمیں کھلائے کہ جیل کو دیکھ کے گھر یاد آیا۔ سب اکھٹے بیٹھ کر لطف کے ساتھ کھانا کھاتے اور قیلولہ فرماتے۔ نماز ظہر اور عصر کے بعد چائے کا دوسرا دور جاری ہوتا۔ مغرب کے بعد کھانا کھایا جاتا اور عشاء کے بعد بھی دیر تک بحث مباحثے جاری رہتے۔ کبھی کبھی قوالی بھی ہوتی تھی جس میں اختر علی خان گھڑا بجاتے، صوفی اقبال تالی بجا کر تان دیتے، سید عطاء اللہ شاہ بخاری غزل گاتے، مولانا احمد سعید شیخ مجلس بن کر بیٹھتے اور مولانا داؤد غزنوی اور عبدالعزیز انصاری حال کھیلتے۔ غرض ہم لوگوں کے مشاغل، صوم و صلوٰۃ، تلاوت قرآن، تعلیم و تعلم اور تفریح و تفنن کے تمام پہلوؤں سے مکمل تھے لیکن بعض اوقات قوالی میں اتنا غلغلہ اور ولولہ ہوتا کہ دوسرے دن ہمارے ہمسائے یعنی پھانسی کی کوٹھڑیوں والے قیدی سپرنٹنڈنٹ جیل سے شکایت کرتے کہ "حضور ہمیں یہاں سے کہیں اور بھیج دیجئے یہ مولبی لوگ ہمیں ساری رات سونے نہیں دیتے۔"

اب ہمارے کیمپ میں ایک قابل قدر شخصیت کا اضافہ ہو گیا تھا یعنی مولانا عبداللہ چوڑی والے آچکے تھے اور ان کی وجہ سے ایک خاص قسم کی شگفتگی دوستوں میں پیدا ہو چکی تھی۔ مولانا دہلی کے نہایت ممتاز قومی کارکن ہونے کے علاوہ مختلف قسم کے دہلوی کھانے پکانے میں بڑے ماہر تھے چنانچہ مولانا احمد سعید کی استدعا پر انہوں نے ہمارے باورچی خانے کا چارج لے لیا۔ اور اسی دن سے



TAZIYADARI MUTLAQAN HARAM HAI

Fatawa razviya | 24/505



روضے تھے اتروا کر رکھ کر شاہ اپنا خیال پورا کر لیتا تھا اور چونکہ یہ امر بھی حکم خدا و نیز کسی حدیث نبوی سے ثابت نہیں ہے اس لئے وہ کیا حکم رکھتا ہے اور جبکہ محرم کو جاہل لوگ سجدہ کرتے ہیں اور منتیں لوگ تعزیوں پر از قسم اناج پکا ہوا یا شیرینی چڑھاتے ہیں فاتحہ دیتے ہیں تعزیہ کے ساتھ باجہ ہوتا ہے اور مرثیہ انیس وغیرہ کے جو سنی نہیں ہیں ان کی تصنیف کے جو اصل واقع کے برخلاف طویل ہیں وہ بسر راگنی اور کئی آواز سے ڈھپ سے پڑھتے ہیں بازار گلی کوچوں میں آل عبا کی عورتوں کی حالت وہ بیان کرتے ہیں معاذاللہ تعزیوں پر روٹی پکوا کر رکھتے ہیں کربلا ایک مخصوص جگہ مقرر کرکے وہاں روٹی بانٹتے ہیں اکثر یہاں بھی آگے پیچھے کی بحث میں لڑائیاں ہو جاتی ہیں عورتیں اکثر مسلمانوں کی بلا پردہ تعزیوں پر جاتی ہیں تعزیوں کا سوم چہلم کرتے ہیں فاتحہ دلاتے ہیں معذرات گروہ تعزیہ داری یہ ہیں ہمیشہ سے یہی رسم جاری ہے ناتعلیم یافتہ کہتے ہیں کہ ہم سجدہ نہیں کرتے محض یادگاری امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ وشہیدان وشب کربلا بناتے ہیں اور تعزیہ کی وجہ سے صدقہ ہوتا ہے تعزیہ یادگاری کا باعث، بعض کہتے ہیں بچوں کی گود کہ کھیلنے کا موقع ملتا ہے، نتیجہ صدہا سال سے یہ نکل رہا ہے کہ جا بجا لڑائی دنگہ فساد اس تعزیہ کے بدولت ہوتے ہیں، امر دیہ کا واقعہ قریب کا ہے جس میں بہت سے مسلمان جیل خانہ گئے قتل بھی ہوا ہزاروں روپیہ مسلمانوں کا مقدمہ بازی میں خرچ ہوا بہت سے گھر ویران ہوگئے۔ پس گزارش عالمان ومفتیان شرع سے ہے کہ تعزیہ بنانے والے، ہمدردی کرنے والے، باجہ بجانے والے، اس گروہ میں شامل ہونے والے، اس طریقہ متذکرہ بالاکہ بموجب صدقہ کے نام سے خرچ کرنے والے کس امر کے مستحق ہیں اور اس طریقہ سے خرچ کسی مد میں شمار ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

تعزیہ جس طرح رائج ہے ضرور بدعت شنیعہ ہے، جس قدر بات سلطان تیمور نے کی کہ روضہ مبارک حضرت امام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحیح نقل تسکین شوق کو رکھی وہ ایسی تھی جیسے روضہ منورہ وکعبہ معظمہ کے نقشے اس وقت تک اس قدر حرج میں نہ تھا اب بوجہ شیعی وشبیہ اس کی بھی اجازت نہیں، یہ جو باجے، تاشے، مرثیے، ماتم، برق پری کی تصویریں، تعزیے سے مرادیں مانگنا اس کی منتیں ماننا اسے جھک جھک کر سلام کرنا، سجدہ کرنا وغیرہ وغیرہ بدعات کثیرہ اس میں ہو گئی ہیں اور اب اسی کا نام تعزیہ داری ہے یہ ضرور حرام ہے دبیر وانیس وغیرہ اکثر روافض کے مرثیے تبرا پر مشتمل ہوتے ہیں اگرچہ جاہل نہ سمجھیں اور نہ بھی ہو تو جھوٹی ساختہ روایتیں خلاف شرع کلمات اہل بیت طہارت کی معاذاللہ نہایت ذلت کے ساتھ بیان اور سرے سے غم پروری کے مرثیے کس نے حلال کئے۔ حدیث میں ہے:

نھٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

TAZIYA DAFAN KARNA OR USKA ADAB KARNA NA JAYEZ HAI



Fatawa razviya 24/502

بیان کئے جائیں اور غم پروری نہ ہو مستحسن ہے اور مرثیے حرام خصوصًا رافضیوں کے کہ تبرائے ملعونہ سے کمتر خالی ہوتے ہیں اہلسنت کو ایسی مجالس میں شرکت حرام ہے۔

(۳) نہ یہ شادی ثابت نہ یہ مہندی سوا اختراع اختراعی کے کوئی چیز۔ نہ یہ غلط بیانی حد خاص توہین تک بالغ۔

(۵) عاشورہ کا میلہ لغو ولہو وممنوع ہے۔ یوہیں تعزیوں کا دفن جس طور پر ہوتا ہے نیت باطلہ پر مبنی اور تعظیم بدعت ہے اور تعزیہ پر فاتحہ جہل وحمق وبے معنی ہے۔ مجلسوں اور میلوں کا حال اوپر گزرا نیز ایصال ثواب کا جواب کہ ہر روز محمود ہے جبکہ بروجہ جائز ہو۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۹۲: از مراد آباد بازار سنبھل مرسلہ اللہ بخش صاحب

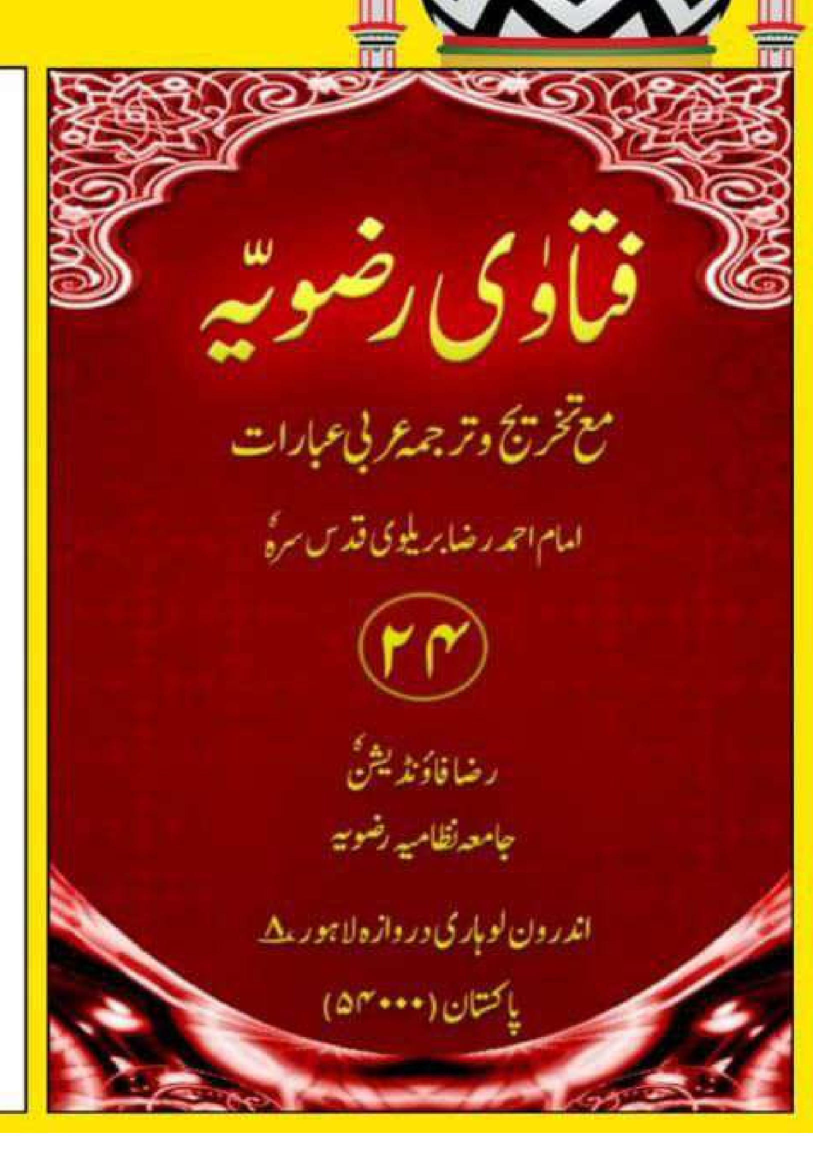
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے تعزیہ پر جاکر یہ منت مانی کہ میں یہاں سے ایک فرمائش لئے جاتا ہوں در صورت کام پورا ہونے کے سال آئندہ میں تعزیہ فرما تیار کرا کر چڑھاؤں گا۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

یہ نذر محض باطل وناجائز ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۹۳: از ملک برار مقام نیر بیر سو کمپنہ محلہ دارہ وضلع ایوت محل محمد زماں عرف شیخ جمو چہار شنبہ بتاریخ ۱۲ ذوالقعدہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص تعزیہ داری کو جائز کہتا ہے اگر کوئی انکار کرتا ہے تو سخت کلامی سے پیش آتا ہے چنانچہ پیش امام مسجد نیز واقع تعلقہ دارہ وضلع ایوت محل ملک برار نے جب انکار کرکے کہا کہ تعزیہ داری سخت منع ہے تو اس نے کہا کہ تم خلاف کہتے ہو اور تمہاری امامت جائز نہیں ہے تم سود کھاتے اور حرام کھاتے ہو۔ اس پر تمام بستی کے مسلمانوں نے جمع ہو کر اس سے پوچھا تو تمام مسلمانوں کو کہا کہ تم سب سود کھاتے ہو۔ اور کہا کہ اجرت پر امامت جائز نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کا قول کہاں تک صحیح ہے؟ کیا تعزیہ داری درست ہے اور اجرت پر امامت جائز نہیں؟ اور جو تمام مسلمانوں کو سود کھانے والا بولے تو وہ گنہگار ہے فاسق ہے یا نہیں اسے توبہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ مسلمانوں کو ایسے شخص سے برتاؤ کیا رکھنا چاہئے؟ ایک مسلمان کی آمدنی کھیتی وتجارت سے بھی ہے اور سود سے بھی ہے ایسے شخص کے یہاں کھانا کھانا درست ہے یا نہیں؟ اگر کسی مسلمان نے اس کے یہاں کھانا کھایا تو اس کو سود کھانے والا کہیں گے یا ایسا کہنا اس کو جائز ہے یا نہیں؟ شاہ مدار کے مہینہ سولہ چراغوں کی عید کرنا کتب فقہ سے جائز ہے یا نہیں؟



شیعہ کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے

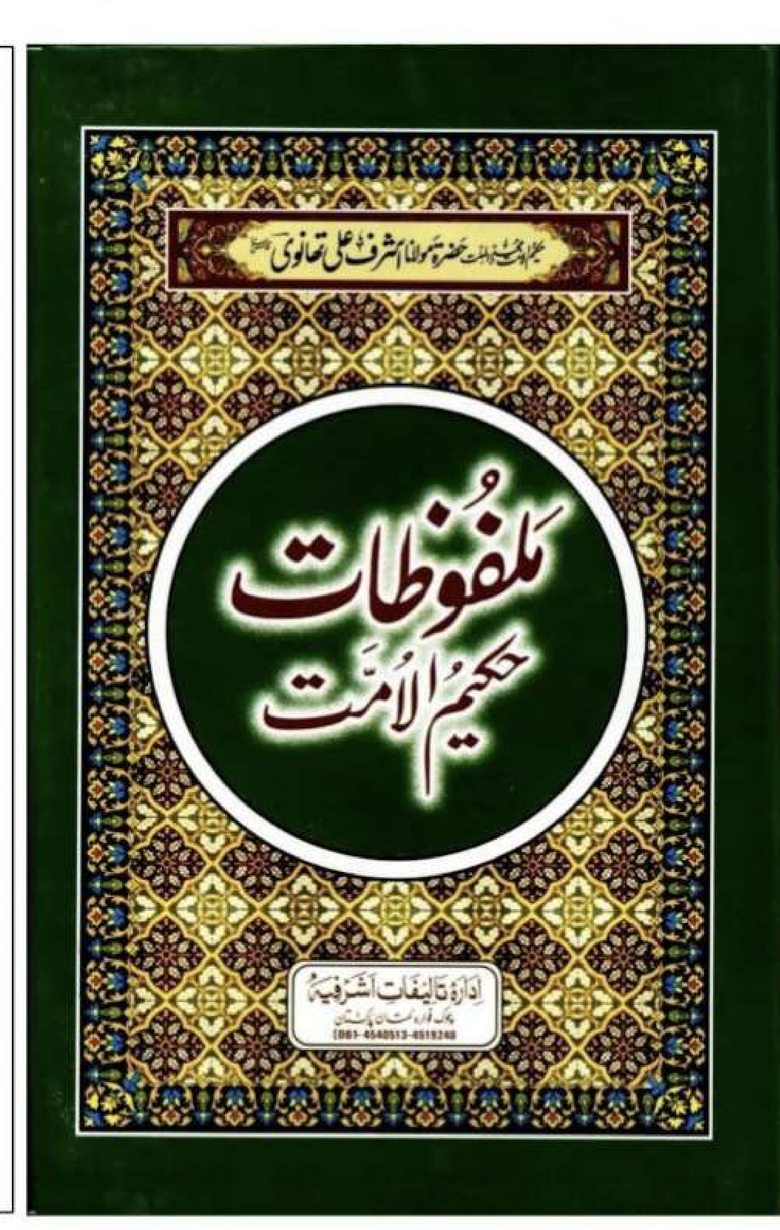
اجمیر میں یعقوب نانوتوی نے اہل تعزیہ شیعہ کی نصرت کا فتویٰ دے دیا تھا

فرمایا کہ شیعی صاحبان اور ہندوؤں میں ایک درخت کے نیچے سے تعزیہ نکالنے کو لیکر جھگڑا ہو گیا مقامی علماء نے فتویٰ دیا کہ یہ بدعت اور کفر کی لڑائی ہے تم کو الگ رہنا چاہیے معاملہ جب یعقوب نانوتوی کے پاس پہنچا کل واقعہ عرض کیا اور علماء کا قول بھی نقل کیا، حضرت مولانا نے سن کر فرمایا کہ جواب تو ٹھیک ہے کہ بدعت اور کفر کی لڑائی ہے(یعنی نانوتوی صاحب کے نزدیک شیعہ بدعتی محض ہیں کافر نہیں) مگر یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ کیا ہندو اس کو بدعت سمجھ کر مقابلہ کر رہے ہیں یا اسلام سمجھ کر کہ یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے یہ شیعی صاحبان کی شکست نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے لہٰذا اہل تعزیہ کی نصرت کرنا چاہیے **(ملفوظات حکیم الامت ۲/۱۶۴)**

ہونے کو تیار ہو تو اگر تم کو اسلام میں کچھ شک ہو ہم سے تحقیق کر لو اس نے کہا کہ میرے یہاں تعزیہ بنت ہے (بنتا ہے) پھر ہم ہندو کا ہے کو ہونے لگے میں نے اس کو تعزیہ کی اجازت دیدی کیونکہ یہاں عارض کے سبب یہ بدعت وقایہ تھی کفر کی اور میری اس اجازت کا ماخذ ایک دوسرا واقعہ تھا کہ اجمیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دیدیا تھا قصہ یہ تھا کہ مولانا ایک زمانہ میں اجمیر تشریف رکھتے تھے عشرہ محرم کا زمانہ آیا اور غالباً ایک درخت کے نیچے سے تعزیہ کے گذرنے پر شیعی صاحبان اور ہندوؤں میں جھگڑا ہوا اب صورت یہ تھی کہ اگر تنہا شیعی صاحبان مقابلہ کریں تو غلبہ کی امید نہ تھی اس لئے کہ اُن کی جماعت قلیل تھی اور ہندوؤں کی کثیر اس بناء پر شہر اجمیر کے عمائد مسلمان سنیوں نے مقامی علماء سے استفتا کیا کہ یہ صورت ہے ہم کو کیا کرنا چاہئے وہاں کے علماء نے جواب دیا کہ بدعت اور کفر کی باہم لڑائی ہے تم کو الگ رہنا چاہئے پھر اہل شہر جمع ہو کر مولانا کے پاس آئے اور کل واقعہ عرض کیا اور علماء کا قول بھی نقل کیا، حضرت مولانا نے سن کر فرمایا کہ جواب تو ٹھیک ہے کہ بدعت اور کفر کی لڑائی ہے مگر یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ کیا ہندو اس کو بدعت سمجھ کر مقابلہ کر رہے ہیں یا اسلام سمجھ کر مقابلہ کر رہے ہیں سو یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے یہ شیعی صاحبان کی شکست نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے لہٰذا اہل تعزیہ کی نصرت کرنا چاہئے اسی طرح تعزیہ بدعت ضرور ہے لیکن وہاں میں نے اس کو وقایہ کفر سمجھ کر اجازت دیدی ہمارے بزرگ بحمد اللہ جامع بین الاضداد تھے جو محقق کی شان ہوتی ہے۔

ایک جوگی کے حضرت سلطان نظام الدین دہلوی کے مرض سلب کرنے کی حکایت:

(ملفوظ ۲۰۳) ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ پہلے مرتاض لوگ بڑے بڑے طویل زمانہ تک حبس دم کرتے تھے اور اب بوجہ ضعف قویٰ کرنے سے بھی ایسا نہیں ہوتا، ایک فقیر نے حبس دم کا انتظام کیا تھا نا کامیاب رہا دماغ خراب ہو گیا اب قویٰ بوجہ کمزوری کے ایسی مشقتوں کی برداشت نہیں کر سکتے پہلے زمانہ میں تو ہندو بھی بڑی بڑی محنتیں کرتے تھے اب اُن میں بھی صاحب اثر نہیں گو ایسا اثر مطلوب نہیں حضرت سلطان نظام الدین قدس سرہٗ کے زمانہ میں ایک جوگی تھا اس نے یہ مشق کی تھی کہ مریض پر نظر ڈال کر مرض کو سلب کر لیتا تھا ایک مرتبہ حضرت



QABR PAR CHARAGH RAKHNA MANA



Ahkam e shariyat | pg : 83

فقال یا صاحب القبر انزال من القبر لاتوذی صاحب القبر ولایوذیك

رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا۔ فرمایا اوقبر والے! قبر پر سے اتر آ۔ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔

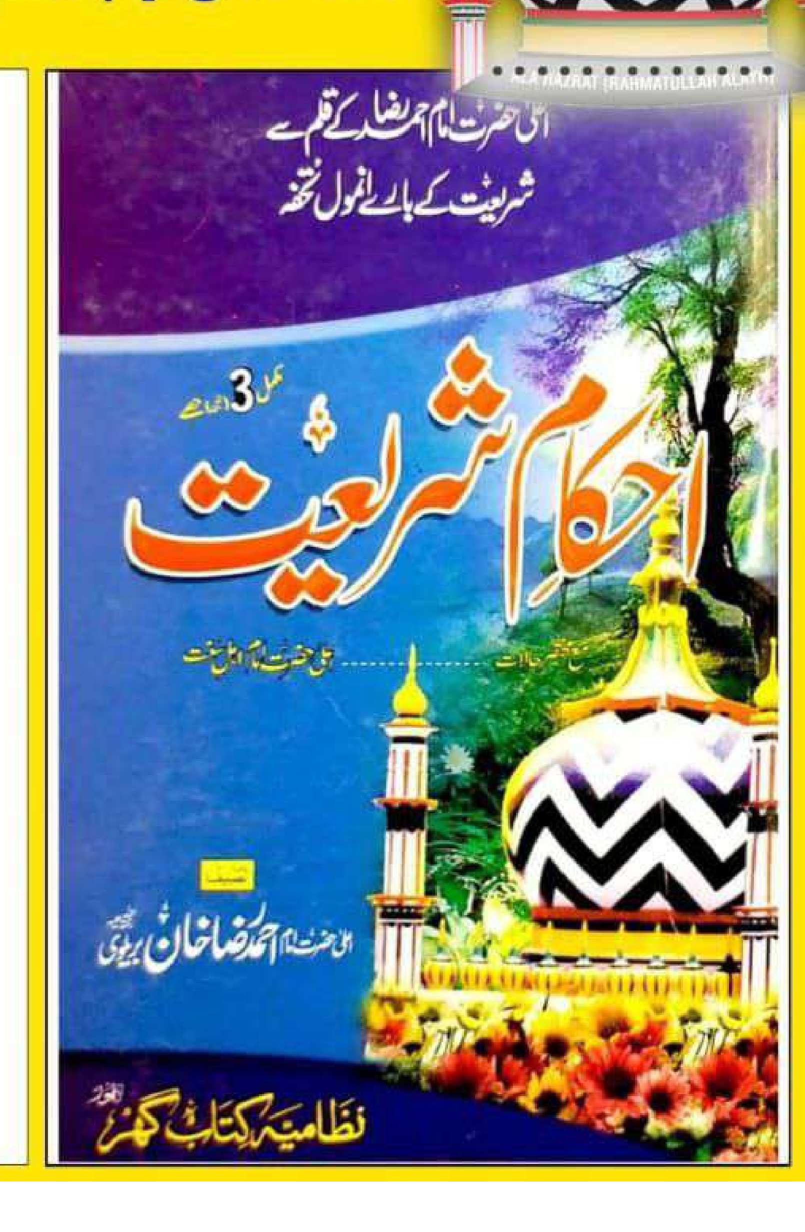
امام احمد کی روایت یوں ہے۔

لان امشی علی جمرة اوسیف او اخصف نعلی برجلی احب الی من ان امشی علی قبر مسلم۔ رواہ ابن ماجة عن عتبة بن عامر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بسند جید

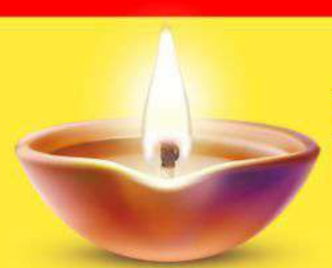
یہ کہ میں آگ یا تلوار پر چلوں یا اپنا جوتا اپنے پاؤں سے گانٹھوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔

یہ پانچ اصول شرعیہ ہیں۔ مسائل مسئولہ کی صور مختلفہ کے احکام انہیں اصول پر مبنی ہیں۔ قبر پر چراغ جلانے سے اگر اس کے معنی حقیقی مراد ہیں یعنی خاص قبر پر چراغ رکھنا تو مطلقاً ممنوع ہے۔ اولیاء کرام کے مزارات میں اور زیادہ ناجائز ہے کہ اس میں بے ادبی و گستاخی اور حق میت میں تصرف و دست اندازی ہے۔ قنیہ وغیرہا میں امام علاتر جمانی سے ہے۔ باثم بوط القبور لان سقف القبر حق المیت۔ حدیث والمتخذین علیھا المساجد والسرج۔ کی حقیقت یہی ہے۔ علی القبر کے حقیقی معنی یہی ہیں کہ خاص قبر پر ہو۔ والہذا کنارہ قبر میں مسجد بنانا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ مزار بندہ صالح سے تبرک مقصود ہو تو محمود ہے مجمع بحار الانوار میں ہے۔

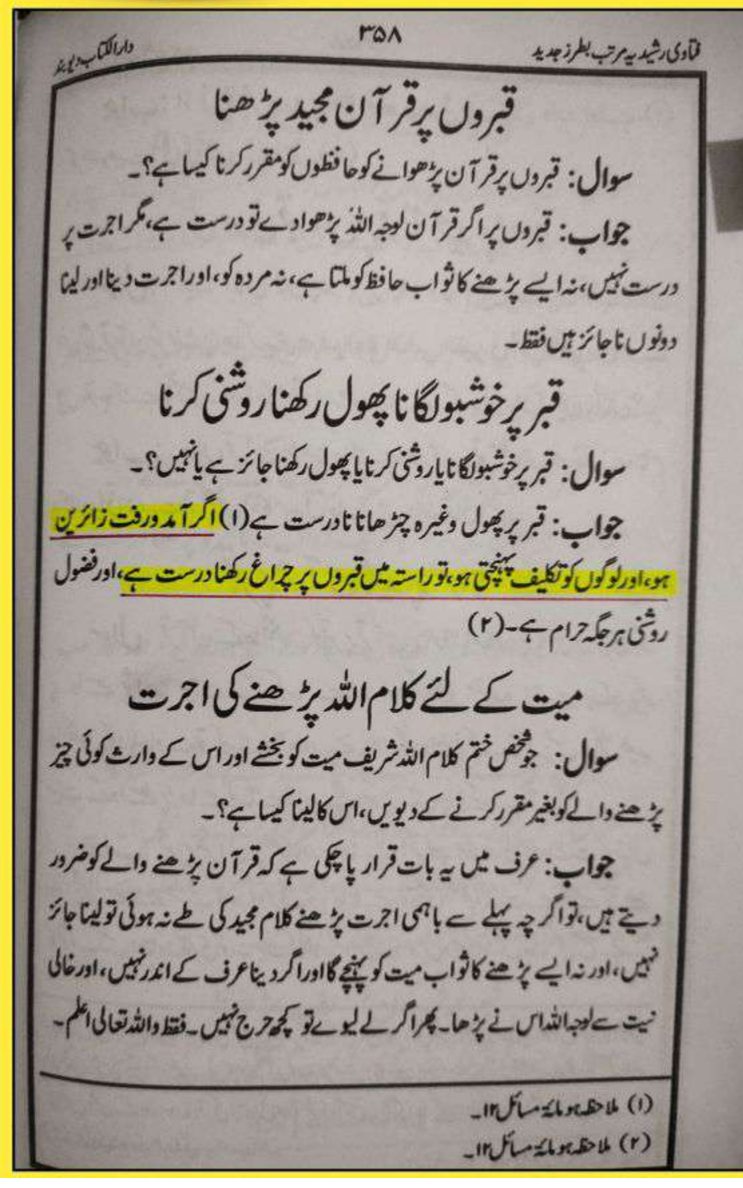
من اتخذ مسجد جوار صالح او صلی فی مقبرة قاصدابه الاستظھا ربروحه او وصول اثر من اثار اوته الیه لا التوجه نحوه والتعظیم له فلا حرج وفیه الایری ان مرقد اسمٰعیل علیه الصلٰوة والسلام فی الحجر المسجد الحرام والصلٰوة فیه



QABR PAR CHARAGH RAKHNA JAYEZ



Fatawa Rasheediya| Pg 358



فتاوی رشیدیہ مرتب بطرز جدید ۳۵۸ دارالکتاب دیوبند

قبروں پر قرآن مجید پڑھنا

سوال: قبروں پر قرآن پڑھوانے کو حافظوں کو مقرر کرنا کیسا ہے؟۔

جواب: قبروں پر اگر قرآن لوجہ اللہ پڑھوادے تو درست ہے، مگر اجرت پر درست نہیں، نہ ایسے پڑھنے کا ثواب حافظ کو ملتا ہے، نہ مردہ کو، اور اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہیں فقط۔

قبر پر خوشبو لگانا پھول رکھنا روشنی کرنا

سوال: قبر پر خوشبو لگانا یا روشنی کرنا یا پھول رکھنا جائز ہے یا نہیں؟۔

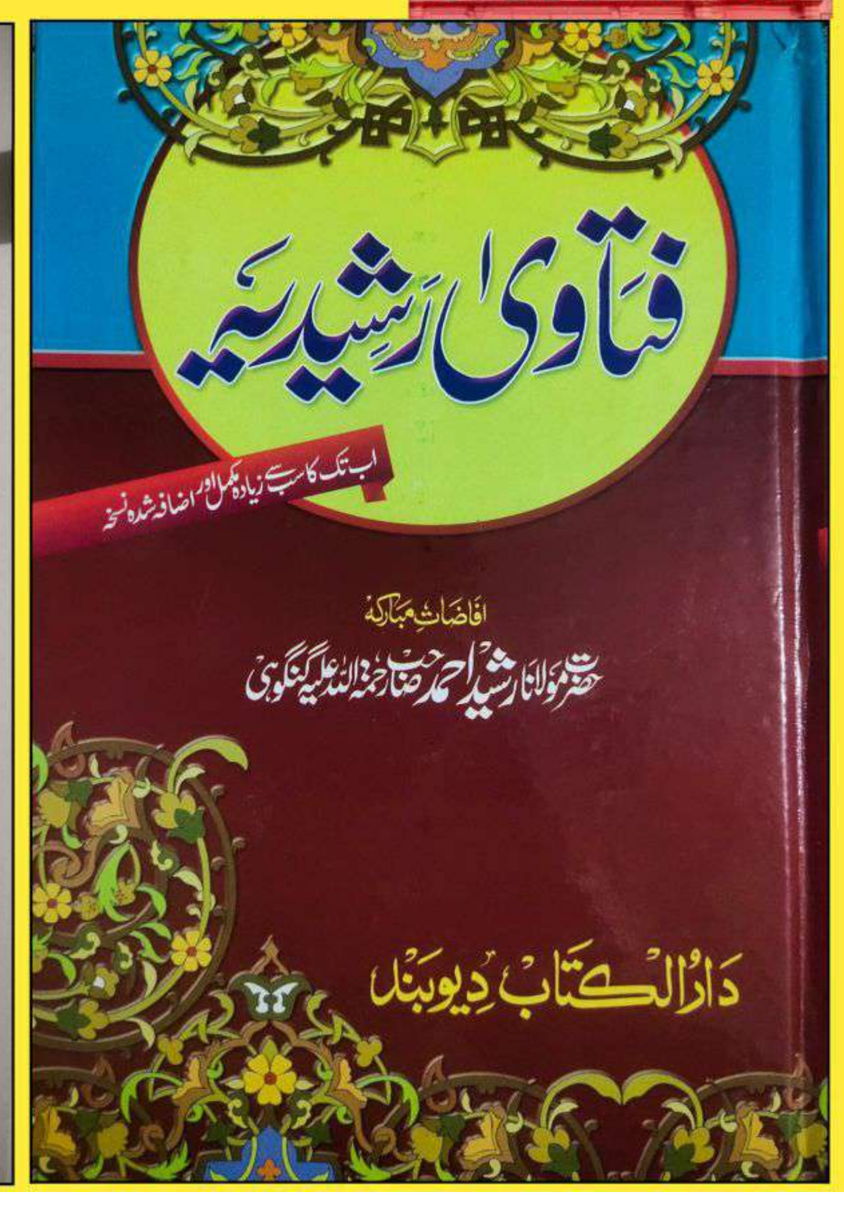
جواب: قبر پر پھول وغیرہ چڑھانا نادرست ہے(۱) اگر آمد و رفت زائرین ہو، اور لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو، تو راستہ میں قبروں پر چراغ رکھنا درست ہے، اور فضول روشنی ہر جگہ حرام ہے۔(۲)

میت کے لئے کلام اللہ پڑھنے کی اجرت

سوال: جو شخص ختم کلام اللہ شریف میت کو بخشے اور اس کے وارث کوئی چیز پڑھنے والے کو بغیر مقرر کرنے کے دیویں، اس کا لینا کیسا ہے؟۔

جواب: عرف میں یہ بات قرار پاچکی ہے کہ قرآن پڑھنے والے کو ضرور دیتے ہیں، تو اگرچہ پہلے سے باہمی اجرت پڑھنے کلام مجید کی طے نہ ہوئی تو لینا جائز نہیں، اور نہ ایسے پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اگر دینا عرف کے اندر نہیں، اور خالی نیت سے لوجہ اللہ اس نے پڑھا۔ پھر اگر لے لیوے تو کچھ حرج نہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم۔

(۱) ملاحظہ ہو مائۃ مسائل ۱۲۔
(۲) ملاحظہ ہو مائۃ مسائل ۱۲۔



ORAT KA QABR PAR JANA OR QABR PAR FATEHA KE LIYE AANE WALO KI SAHULAT KE LIYE CHIRAGH JALANA JAYEZ HAI

Fatawa darul Uloom wakf deoband Jild 1| Page : 338-339



جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

فقط: واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح:
سید احمد علی سعید
مفتی اعظم دارالعلوم وقف دیوبند

فقط: واللہ اعلم بالصواب
کتبہ: محمد عمران دیوبندی غفرلہ
نائب مفتی دارالعلوم وقف دیوبند
(۱۸/۴/۱۴۱۰ھ)

عورتوں کا قبرستان جانا اور کچھ چڑھاوا چڑھانا:

(۳۶) **سوال**: عورتوں کا قبرستان یا کسی ولی کے مزار پر جانا اور وہاں جا کر کوئی کھانے وغیرہ کی چیزیں چڑھانا اور یا کوئی غلاف چادر وغیرہ چڑھانا اور وہاں جا کر چراغ وغیرہ جلانا اور چڑھی ہوئی چیز کا کھانا کیسا ہے؟

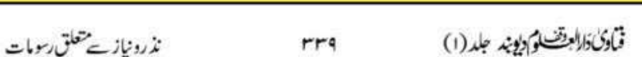
فقط: والسلام
المستفتی: قاری عبدالشکور، سہارنپور

الجواب وباللہ التوفیق: عورتوں کے قبرستان میں جانے کی ابتداءً ممانعت کی گئی تھی بعد میں اجازت دیدی گئی جس کی تصریح حدیث بخاری شریف میں موجود ہے؛ اس لئے عورتوں

(۱) واعلم أن النذر الذي يقع للأموات من أكثر العوام وما يؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها إلى ضرائح الأولياء الكرام تقربا إليهم فهو بالإجماع باطل وحرام. (ابن عابدين، الدر المختار مع رد المحتار، "كتاب الصوم: باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في النذر الذي يقع للأموات من أكثر العوام": ج۳،ص:۴۲۷)

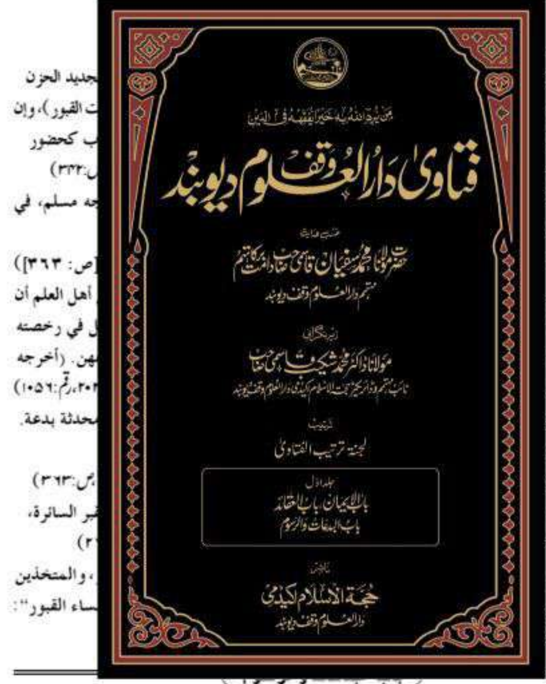
عن عائشة -رضي الله عنها- قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله تعالىٰ عليه وسلم يخرج من آخر الليل إلى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين إلخ. (أخرجه مسلم، في صحيحه، "كتاب الجنائز: فصل في التسليم عن أهل القبور والدعاء والاستغفار لهم": ج۱،ص:۳۱۳)

إن الاراقة لم تعقل قربة بنفسها وإنما عرفت قربة بالشرع والشرع ورد بها في مكان مخصوص، أو زمان مخصوص فيتبع مورد الشرع فيتقيد كونها قربة بالمكان الذي ورد الشرع بكونها قربة فيه. (الكاساني، بدائع الصنائع، "كتاب الحج": ج۲،ص:۴۳۵)



کا قبرستان میں جانا تو جائز ہے، (۱) لیکن وہاں جا کر نوحہ وگریہ وزاری بالکل منع اور ناجائز ہے، قبرستان میں جانے کی اجازت بھی اس صورت میں ہے کہ کوئی خطرہ نہ ہو اور محرم ساتھ ہو۔ اور غلاف یا چادر کا چڑھانا جائز نہیں ہے (۲) رات کو فاتحہ پڑھنے کے لئے آنے والوں کی سہولت کے پیش نظر روشنی کے لئے چراغ بھی جلایا جا سکتا ہے کسی اور وجہ سے نہیں جو چیز قبر پر چڑھائی گئی ہو اس کا کھانا بھی درست نہیں۔

فقط: واللہ اعلم بالصواب
کتبہ: سید احمد علی سعید
مفتی اعظم دارالعلوم وقف دیوبند



(۱) (قوله وقيل … تجديد الحزن
والبكاء والندب … ت القبور)، وإن
كان للاعتبار و … ب كحضور
الجماعة في الم … ص:۳۴۲)
قال رسول اللّٰ … جه مسلم، في
صحيحه، "كتا …
عن أبي هريرة … [ص: ۳٦۳])
وفي الباب عن … أهل العلم أن
هذا كان قبل … ل في رخصته
الرجال والنسا … بهن. (أخرجه
الترمذي، في س … ۲۰۲،رقم:۱۰۵٦)
(۲) وشر الأمو … محدثة بدعة.
(أخرجه أحمد، …
تكره الستور ع … ص:۳٦۳)
وقولهم أولى با … قبر السائرة،
فترى العامة يلق … (۲
عن ابن عباس … ، والمتخذين
عليها المساج … ساء القبور":
ج۲،ص:۲۱۸،ر …